

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ (القرآن)

اور بلاشبہ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے نہایت آسان بنایا  
تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



قرآن و سنت انسٹی ٹیوٹ

5/3- اے، فیروز پور روڈ، نزد شیل پٹرول پمپ، مزنگ چوکی، لاہور۔

فون: 37500205 موبائل: 0300-4870241





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

### ☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

[kitabosunnat@gmail.com](mailto:kitabosunnat@gmail.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ (القرآن)

اور بلاشبہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے نہایت آسان بنایا  
تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے

# قواعد القرآن

مختصر قرآنی عربی گرامر

قُرْآن و سُنَّتِ اِنْسْتِی ٹیوٹ

5/3- اے، فیروز پور روڈ، نزد شیل پٹرول پمپ، مزنگ چوکی، لاہور۔

فون: 37500205 موبائل: 0300-4870241



## تمام حقوق قرآن و سنت انسٹی ٹیوٹ کے حق میں محفوظ ہیں!

23401  
عہدہ قی

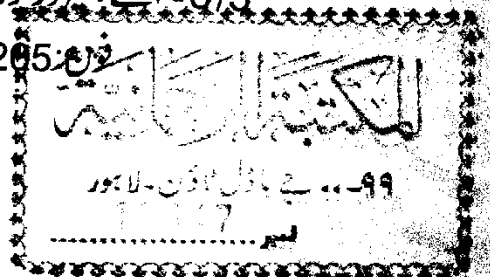
نام کتاب :	قواعد القرآن
جمع و ترتیب :	جناب حافظ عبدالوحید (فاضل ریاض یونیورسٹی، سعودی عرب)
:	پروفیسر عبدالرحمن طاہر (فاضل مدینہ یونیورسٹی، سعودی عرب)
:	و اساتذہ قرآن و سنت انسٹی ٹیوٹ لاہور - پاکستان
کمپیوٹر کمپوزنگ :	رشید احمد صدیقی (دارالدعوة السلفية، شیش محل روڈ، لاہور - پاکستان)
ایڈیشن :	پندرہواں (Fifteenth)
اشاعت :	دہم (Tenth)
تاریخ اشاعت :	ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ / نومبر ۲۰۱۱ء (November 2011)
تعداد :	ایک ہزار ایک سو 1100
پرنٹرز :	سلیمان آرٹ پریس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
:	فون: 36312620-21-22 فیکس: 36290011
:	ای میل: salmanartpress786@gmail.com

ملنے کا پتہ

## قرآن و سنت انسٹی ٹیوٹ

5/3- ای، فیروز پور روڈ، نزد شیل پٹرول پمپ، مزنگ چوکی، لاہور - پاکستان

فون: 37500205 موبائل: 0300-4870241



# فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۵
۲	چند بنیادی اصطلاحات	۷
۳	کلمہ اور اس کی اقسام	۹
۴	اسم اور فعل کی علامات	۱۱
۵	تعریف کے لحاظ سے اسم کی اقسام	۱۲
۶	جنس (مذکر۔ مؤنث)	۱۴
۷	مؤنث غیر حقیقی کی اقسام (قیاسی۔ تالی)	۱۶
۸	عدد (واحد۔ ثنیہ۔ جمع)	۱۸
۹	جمع کی اقسام (ساہم۔ مکر)	۲۰
۱۰	وسعت (مکرم۔ معر)	۲۲
۱۱	اسمائے اشارہ۔ اسمائے موصولہ	۲۴
۱۲	اعراب	۲۶
۱۳	اسم کی اعرابی حالتیں	۲۸
۱۴	مرکبات (مربک قسفی)	۳۰
۱۵	مرکب اشاری	۳۲
۱۶	مرکب اضافی	۳۳
۱۷	مرکب جاری	۳۴
۱۸	مرکب تام / ہل	۳۵
۱۹	نہائر	۳۸
۲۰	حرف شہد بالفعل	۴۰
۲۱	معرب - مبنی	۴۲
۲۲	منصرف - غیر منصرف	۴۴
۲۳	آیات	۴۶
۲۴	احادیث	۴۷

www.KitaboSunnat.com

۴۸	جملہ فعلیہ اور اس کے اجزاء	۲۵
۴۹	فعل کی اقسام	۲۶
۵۰	فعل ماضی (۱)	۲۷
۵۲	فعل ماضی (۲)	۲۸
۵۴	جملے میں فاعل کی مختلف صورتیں	۲۹
۵۶	فعل مضارع (۱)	۳۰
۵۸	فعل مضارع (۲)	۳۱
۵۹	فعل لازم - فعل متعدی	۳۲
۶۰	فعل معروف - فعل مجہول	۳۳
۶۱	آیات	۳۴
۶۲	احادیث	۳۵
۶۳	ثلاثی مجرد - ثلاثی مزید فیہ	۳۶
۶۵	ثلاثی مجرد کے ابواب	۳۷
۶۸	ابواب ثلاثی مزید فیہ	۳۸
۷۱	ثلاثی مزید فیہ کے ابواب اور ان کی خاصیات	۳۹
۷۲	آیات	۴۰
۷۳	احادیث	۴۱
۷۴	نواصب المضارع	۴۲
۷۶	جوازم المضارع	۴۳
۷۸	فعل امر	۴۴
۸۰	فعل نہی	۴۵
۸۲	آیات	۴۶
۸۳	احادیث	۴۷
۸۴	اسماء مشقہ	۴۸
۸۶	منصوبات (۱)	۴۹
۸۸	منصوبات (۲)	۵۰
۸۹	آیات	۵۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پیش لفظ

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبی بعده، أما بعد!

قرآن مجید انسانوں کے نام اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے جو عربی زبان میں ہے اور یہ بات عربی زبان کی سعادت کے لیے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب کے لیے اس کا انتخاب فرمایا۔ چنانچہ اس کتاب کے فہم کے لیے عربی زبان کے بنیادی قواعد (گرامر) کا علم ضروری ہے۔

ہمارے ہاں عام تاثر یہ ہے کہ عربی زبان اور اس کے قواعد نہایت مشکل ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اس زبان کا سیکھنا دوسری زبانوں کی نسبت بہت آسان ہے۔ ماہرین لسانیات کا بھی کہنا ہے کہ عربی زبان گرامر کے لحاظ سے دنیا کی تمام زبانوں سے زیادہ آسان، سائنٹیفک اور دلچسپ ہے۔ اللہ رب العالمین کا بھی ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾ (القر: ۱۷)

”تحقیق ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے نہایت آسان کر دیا ہے۔ پس کوئی ہے نصیحت قبول کرنے والا۔“

حالات اور ضرورت کے مطابق اس زبان کی تعلیم کو آسان سے آسان تر بنانے کی کوششیں ہر دور میں ہوتی رہی ہیں اور تا حال ہو رہی ہیں۔ زیر نظر کتاب ”قواعد القرآن“ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس میں عربی زبان کے قواعد نہایت آسان اور دلچسپ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ الحمد للہ اس کتاب میں دی گئی تمام مثالیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے لی گئی ہیں۔ مشقوں میں قرآنی مفرد الفاظ کے علاوہ جا بجا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں سے وہ ضروری اور بنیادی مواد پیش کیا گیا ہے جس سے ہر طالب علم کے

ذخیرۃ الفاظ (Vocabalary) میں اضافے کے ساتھ ساتھ عبادات، معاملات اور اخلاقیات کی اصلاح ہوسکنے کی بھی امید ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں اس کتاب کا ایڈیشن ہے، جسے قرآن و سنت انسٹی ٹیوٹ کے فاضل اساتذہ جناب حافظ عبدالوحید صاحب اور محترم پروفیسر عبدالرحمن طاہر صاحب نے قرآن و سنت انسٹی ٹیوٹ کے دیگر اساتذہ، عربی زبان کی ماہر مدرسین، بعض ہونہار طلبہ اور انتظامیہ کی مشاورت سے تیار کیا ہے۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے ایڈیشن کے بائیس بڑے اور چھوٹے اسباق تھے۔ مگر تیسرے ایڈیشن سے ایک تناسب و توازن کے ساتھ اس کے اسباق کی تعداد اکتالیس (۳۱) کر دی گئی ہے۔ اردو زبان کے الفاظ اور سبق پیش کرنے کا انداز پہلے سے قدرے سہل کر دیا گیا ہے تاکہ طلباء سبق سمجھنے میں آسانی محسوس کریں۔ حالیہ (معمولی ترمیم شدہ) اشاعت میں نقل خوانی اور تصحیح اغلاط میں پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کی گئی ہے۔ امید ہے کہ طلبہ اس اشاعت کو گزشتہ اشاعتوں سے بہتر پائیں گے، تاہم اہل علم، طلباء و طالبات یا عام قارئین اگر اس کتاب میں کسی علمی، لفظی یا مطبعی فروگزاشت پر مطلع ہوں تو ہمیں براہ راست آگاہ فرمائیں، جس پر ہم ان کے بے حد ممنون ہوں گے۔

آخر میں ہم اپنے محترم و مکرم اساتذہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے تمام مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی ترتیب کے بعد اس کی تیاری کے بھی تمام مراحل کی پوری دلچسپی کے ساتھ نگرانی کی ہے۔

فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً عنا و عن سائر المسلمین

انتظامیہ قرآن و سنت انسٹی ٹیوٹ



## چند بنیادی اصطلاحات

(BASIC GRAMMATICAL TERMS)

حرکات : پیش (ـَ) زبر (ـِ) زیر (ـِ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔ عربی زبان میں پیش کو ”ضمہ“ زبر کو ”فتوحہ“ اور زیر کو ”کسرہ“ کہتے ہیں۔

تنوین : دو زبر (ـَ) دو زیر (ـِ) یا دو پیش (ـِ) کو تنوین کہتے ہیں۔ تنوین کی ادائیگی میں ”ن“ کی آواز پیدا ہوتی ہے مگر ”ن“ لکھنے میں نہیں آتا۔ جیسے : ”بُت“ کو ”بُن“ اور ”بَا“ کو ”بِن“ پڑھا جاتا ہے۔

مضموم : جس حرف پر ضمہ (ـِ) ہو۔

مفتوح : جس حرف پر فتحہ (ـَ) ہو۔

مکسور : جس حرف کے نیچے کسرہ (ـِ) ہو۔

سکون : جزم (ـُ) کو کہتے ہیں۔

ساکن : جس حرف پر سکون/جزم (ـُ) ہو۔

جیسے ”اُرْسِلَ“ میں ”اُ“ مضموم ”رُ“ ساکن ”سِ“ مکسور اور ”لِ“ مفتوح ہے۔

مُشدّد : شدّ والے حرف کو مُشدّد کہتے ہیں۔ اس کی علامت (ـّ) ہے۔ جس حرف پر یہ علامت ہو وہ دو مرتبہ

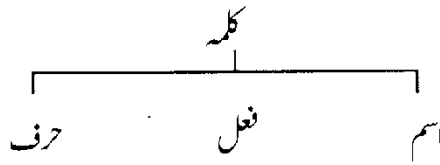
(ساکن + متحرک) پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً : اَلْغَفَّارُ ، مُحَمَّدٌ

الف اور ہمزہ میں فرق : اردو زبان میں عموماً الف اور ہمزہ میں فرق نہیں کیا جاتا جب کہ عربی زبان میں ان دونوں میں بڑا واضح فرق ہے۔

ہمزہ : اصلی اور حقیقی ہمزہ (ء) کے علاوہ وہ الف بھی ہمزہ کہلاتا ہے جس پر کوئی حرکت یا سکون آجائے۔ ہمزہ حرکت کو قبول کرتا ہے اور وہ لفظ کے شروع میں بھی آ سکتا ہے۔ جیسے: اَنْتَ ، اَمَرَ درمیان میں بھی آ سکتا ہے۔ جیسے: سَأَلَ اور آخر میں بھی آ سکتا ہے۔ جیسے: قَرَأَ ، شَيْءٌ ہمزہ اگر ساکن (ءُ - اُ) ہو تو پڑھنے میں جھٹکے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ جیسے: بَأْسٌ ، بَيْتٌ الف : جس پر کوئی حرکت اور جزم نہ ہو اسے الف کہتے ہیں اور اس کی آواز میں جھٹکا نہیں ہوتا۔ یہ لفظ کے شروع میں کبھی نہیں آتا۔ جیسے : قَالَ ، دَعَا ، كِتَابٌ

## کلمہ اور اس کی اقسام

”لفظ“ کے معنی پھینکنے کے ہیں اور انسان کی زبان سے نکلنے والا ہر با معنی لفظ ”کلمہ“ (Word) کہلاتا ہے۔ کلمہ کی تین اقسام ہیں:



اسم (Noun) :

ایسا کلمہ جو کسی شخص، حیوان، جگہ یا چیز کا نام یا صفت ہو۔ مثلاً :

اللَّهُ، الرَّحْمَنُ، مُحَمَّدٌ، مُسْلِمٌ، الْمُؤْمِنُ، مِصْرُ، الْكَافِرُ، فَاسِقٌ، بَقَرَةٌ

فعل (Verb) :

ایسا کلمہ جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا پتہ چلے اور اس میں تینوں زمانوں [ماضی (Past)

حال (Present) یا مستقبل (Future)] میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ مثلاً :

خَلَقَ (اس نے پیدا کیا۔) عَبَدَ (اس نے عبادت کی۔) يَخْلُقُ (وہ پیدا کرتا ہے۔) يَعْبُدُ (وہ

عبادت کرتا ہے۔) تَعْلَمُونَ (تم سب جان لو گے۔) اِهْدِ (ہدایت دے۔)

حرف (Particle) :

ایسا کلمہ جو نہ اسم ہو نہ فعل بلکہ اسم اور فعل کو آپس میں ملانے کے لیے استعمال ہو۔ مثلاً :

مِنْ (سے) لَا (نہیں) عَلَيَّ (پر) فِیْ (میں) بِ (ساتھ) فَ (پس/تو) وَ (اور)

فائدہ : اسم اور فعل اپنا مطلب اور معنی بیان کرنے میں کسی دوسرے کلمے کے محتاج نہیں ہوتے، جب کہ حرف اپنا معنی بیان کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہوتا ہے۔



## مشق

اسم فعل اور حرف کی پہچان کریں :

- (۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
- (۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
- (۳) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (صحیح مسلم)
- (۴) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (صحیح مسلم)

## اسم اور فعل کی علامات

ایک ابتدائی طالب علم اقسام کلمہ پہچاننے کے لیے اگرچہ اُن کے معانی جاننے کا محتاج ہوتا ہے مگر چند لفظی علامات ایسی ہیں جن کی مدد سے معنی جانے بغیر اقسام کلمہ پہچانی جاسکتی ہیں۔ ذیل میں اُن بعض علامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

علامات اسم :

(۱) شروع میں آل۔ مثلاً : الْحَمْدُ ، التَّحِيَّاتُ ، السَّلَامُ ، الْكِتَابُ

(۲) آخر میں تنوین۔ مثلاً : صِرَاطٌ ، فَوْجٌ ، عَامٌ ، كُرْسِيٌّ

(۳) آخر میں گول تا (ة) مثلاً : جَنَّةٌ ، الصَّلَوةُ ، كَلِمَةٌ ، شَجَرَةٌ

فائدہ : جس اسم کے شروع میں ”آل“ ہو اس کے آخر میں ”تنوین“ نہیں آتی۔

علامات فعل :

(۱) شروع میں قَدْ / لَقَدْ۔ مثلاً : لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ - قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ

(۲) شروع میں لَمْ / لَنْ۔ مثلاً : لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ - لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

(۳) آخر میں تائے ساکنہ (ث)۔ مثلاً : تَبَّتْ ، انْفَطَرَتْ ، خُلِقَتْ

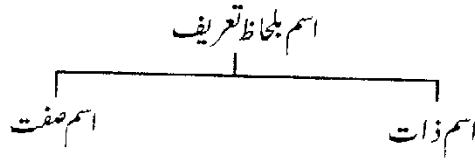
(۴) شروع میں سَ / سَوْفَ۔ مثلاً : سَيَقُولُ ، سَيَصْلَى ، سَوْفَ تَعْلَمُونَ

نوٹ :

حرف کی کوئی لفظی علامت نہیں، اس کے لیے بس یہی علامت ہے کہ یہ اپنا مفہوم بیان کرنے میں دوسرے کلمات یعنی اسم یا فعل کا محتاج ہوتا ہے۔

## تعریف کے لحاظ سے اسم کی اقسام

مختلف زاویوں (Angles) کے لحاظ سے اسم کی کئی اقسام بنتی ہیں۔ اس سبق میں تعریف کے لحاظ سے اسم کی قسمیں بتائی جائیں گی، باقی اقسام کا ذکر اگلے اسباق میں آئے گا۔ تعریف (Defination) کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں :



اسم ذات : (Person Noun)

اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی ذات، فرد یا چیز کا محض نام ہو۔ مثلاً :

اللَّهُ، رَجُلٌ، اِمْرَاةٌ، شَمْسٌ، الصِّرَاطُ، قَمَرٌ، دَارٌ، عَيْنٌ

اسم صفت : (Adjective)

اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی فرد یا چیز کی صفت (اچھائی یا برائی) بیان کر رہا ہو۔ مثلاً :

الْغَفُورُ، مُنِيرٌ، صَادِقٌ، التَّائِبُ، عَابِدٌ، صَابِرَةٌ، قَانِتَةٌ، الْخَاشِعَةُ

### مشق

ترجے کی مدد سے درج ذیل میں اسم ذات اور اسم صفت الگ الگ کریں!

الْفُرْقَانُ	حَيَّةٌ	-----
الْقَرْيَةُ	عَدُوٌّ	-----
لَبَنٌ	التَّائِبُوتُ	-----

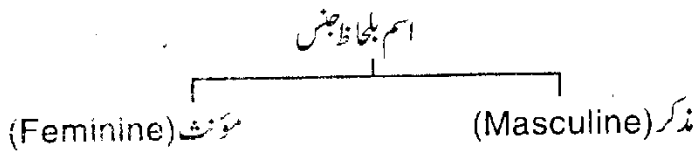


دَا۟ءٌ	-----	الشَّيْطٰنُ	-----
طَائِرٌ	-----	حَيَوةٌ	-----
النَّحْلُ	-----	طَيِّبَةٌ	-----
وَلَدٌ	-----	غَافِلٌ	-----
عَصَا	-----	مَلِكٌ	-----
رَسُولٌ	-----	بُنْيَانٌ	-----
مَلَكٌ	-----	الْحِمَارُ	-----

## جنس (GENDER)

### مذکر . مؤنث

”جنس“ سے مراد کسی اسم کے متعلق یہ جاننا ہے کہ وہ مذکر ہے یا مؤنث؟ چنانچہ دیگر زبانوں کی طرح عربی زبان میں بھی جنس کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں :



مذکر چونکہ اصل ہے، اس لیے مذکر الفاظ کی کوئی خاص علامت، یا پہچان نہیں ہوتی البتہ مؤنث کی دو بنیادی اقسام

ہیں : (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث غیر حقیقی

(۱) مؤنث حقیقی (Real Feminine) : اس مؤنث کو کہتے ہیں جس کے مقابلے میں بہان دار موجود ہو۔

بالفاظ دیگر جس لفظ میں نر اور مادہ (Pair) کا تصور موجود ہو تو نر (Male) کو نکرہ مادہ (Female) کو مؤنث حقیقی کہا جائے گا۔ مثلاً:

مؤنث	مذکر
أُمٌّ (مادر)	أَبٌ (باپ)
إِمْرَأَةٌ (عورت)	رَجُلٌ (آدمی)
بَقْرَةٌ (گائے)	ثَوْرٌ (بیل)
نَاقَةٌ (اونٹنی)	حَمَلٌ (اونٹ)
إِنثَى (بچی)	إِنثَى (بیٹا)

(۲) مؤنث غیر حقیقی (Unreal Feminine) :

ایسے مؤنث الفاظ جو بے جان کے لیے استعمال ہوں وہ مؤنث غیر حقیقی کہلاتے ہیں، یعنی جن میں نر اور مادہ کا تصور نہیں پایا جاتا۔ مثلاً :

جَنَّةٌ، اَرْضٌ، شَجَرَةٌ

یاد رکھیے کہ جان دار اشیاء کے علاوہ جتنے بھی مؤنث الفاظ ہیں، سب غیر حقیقی ہیں اور عربی زبان میں مؤنث غیر حقیقی

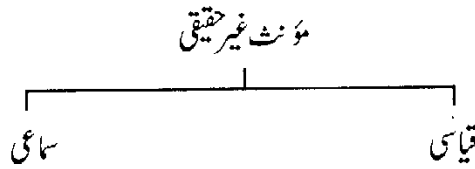
کی دو اقسام ہیں۔ ان کی تفصیل اگلے سبق میں بیان ہوگی۔ ان شاء اللہ



## مؤنث غیر حقیقی کی اقسام

### مؤنث قیاسی - مؤنث سماعی

گزشتہ سبق میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ بے جان اشیاء کے مؤنث نام غیر حقیقی ہوتے ہیں۔ مؤنث غیر حقیقی کی دو اقسام ہیں : (۱) مؤنث قیاسی (۲) مؤنث سماعی



(۱) مؤنث قیاسی (Formal Feminine) :

جو اسماء حقیقتاً مذکر یا مؤنث نہ ہوں ان میں مذکر اور مؤنث کی پہچان کا عمومی طریقہ یہ ہے کہ جن الفاظ میں مؤنث کی تین ظاہری علامتوں (علامات تانیث) میں سے کوئی ایک علامت پائی جائے وہ مؤنث قیاسی کہلائیں گے، جب کہ دوسرے الفاظ مذکر۔

علامات تانیث درج ذیل ہیں :

(۱) آخر میں گول تا ”ة“ ہو۔ مثلاً : السَّاعَةُ ، فَاحِشَةٌ ، مَكَّةُ

(۲) آخر میں الف مقصورہ ”ی“ ہو۔ مثلاً : الْكُبْرَى ، أُخْرَى

(۳) آخر میں الف ممدودہ ”آء“ ہو۔ مثلاً : صَفْرَاءُ ، بَيْضَاءُ

فائدہ : کسی اسم صفت مذکر کو مؤنث بنانا ہو تو عموماً اس کے آخر میں تائے تانیث ”ة“ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً :

مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَةٌ۔ صَابِرٌ سے صَابِرَةٌ

(۲) مؤنث سماعی (Irregular Feminine) :

ایسے مؤنث الفاظ کو کہا جاتا ہے جن میں نہ تو جوڑے/Pair کا تصور ہو اور نہ ان میں مؤنث کی کوئی ظاہری علامت

ہو بلکہ اہل زبان (عرب) کو انہیں مؤنث استعمال کرتے ہوئے سنا گیا ہو۔ ان میں سے بعض الفاظ یہ ہیں :

(ل) چند قدرتی اشیاء۔ مثلاً : اَرْضٌ ، سَمَاءٌ ، رِيحٌ ، نَارٌ ، شَمْسٌ ، جَهَنَّمُ ، نَفْسٌ

(ح) بعض مصنوعی اشیاء۔ مثلاً : دَارٌ ، خَمْرٌ ، عَصَا ، فُلُكٌ ، كَأْسٌ

(ج) جسم کے اکثر وہ اعضاء (Parts of Body) جو جوڑا جوڑا ہیں۔ مثلاً :

يَدٌ ، رِجْلٌ ، أُذُنٌ ، عَيْنٌ ، قَدَمٌ ، سَاقٌ

(د) ملکوں، شہروں اور قبیلوں کے اکثر نام۔ مثلاً : مِصْرٌ ، مَدْيَنٌ ، قُرَيْشٌ

مذکر الفاظ کی چند مثالیں :

بَابٌ ، جِدَارٌ ، كُرْسِيٌّ ، قَمَرٌ ، جَبَلٌ ، مَطَرٌ ، نَهَارٌ ، جَمَلٌ ، مَتَاعٌ

عَذَابٌ ، أَخٌ ، شَيْءٌ ، نَجْمٌ ، مَاءٌ ، لِسَانٌ ، قَلْبٌ ، رَأْسٌ ، بَطْنٌ

ظَهْرٌ ، أَنْفٌ ، بَرٌّ ، بَحْرٌ ، مِفْتَاحٌ ، مَسْجِدٌ ، نَهْرٌ

مؤنث الفاظ کی چند مثالیں :

حَيَوَةٌ ، طَاقَةٌ ، جَحِيمٌ ، صَرَصَرٌ ، نَفْحَةٌ ، الْوَاقِعَةُ ، الْكَعْبَةُ

رَحِمٌ ، شَفَاعَةٌ ، أُخْتُ ، خَشْيَةٌ ، صَفْرَاءٌ ، الْبَاسَاءُ ، مَغْفِرَةٌ ، الضَّرَاءُ

بَقَرَةٌ ، سُنَّةٌ ، الْغَاشِيَةُ ، سَيِّئَةٌ ، اُنْثَى ، عُقْبَى ، نَاقَةٌ ، سَمُومٌ ، سَقَرٌ

سَعِيرٌ ، قِبْلَةٌ ، بُشْرَى ، حُسْنَى

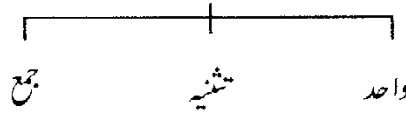
## عدد (NUMBER)

## واحد - ثنیہ - جمع

کسی اسم کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے اردو، فارسی، انگریزی اور دیگر تمام زبانوں میں عدد کی صرف دو قسمیں ہیں:

واحد اور جمع۔ مگر عربی زبان میں تعداد ظاہر کرنے کے لیے اسم کی تین قسمیں ہیں:

اسم بِلحاظ عدد



(۱) واحد (Singular):

ایسا اسم جو ایک شخص یا چیز کو ظاہر کرے۔ مثلاً: الْكِتَبُ، جَنَّةٌ، مُؤْمِنٌ، رَجُلٌ، الرَّسُولُ

(۲) ثنیہ (Dual):

ایسا اسم جو دو شخصوں یا چیزوں کو ظاہر کرے۔ مثلاً: کَلِمَتَانِ، رَسُولَانِ، غُرَفَتَانِ

قاعدہ: ثنیہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی واحد اسم کے آخر میں زبر لگا کر ”ان“ کا اضافہ کر دیا جائے۔

مثلاً: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَانِ - الْجَنَّةُ سے الْجَنَّتَانِ - بَحْرٌ سے بَحْرَانِ

(۳) جمع (Plural):

ایسا اسم جو دو سے زیادہ افراد یا چیزوں کو ظاہر کرے۔ مثلاً: مُتَّقُونَ، عِبَادٌ، تَائِبَاتٌ

جمع کے الفاظ بھی واحد ہی سے بنتے ہیں، جس کے مختلف طریقے ہیں اور عربی میں اس کی مختلف اقسام ہیں جن کی

تفصیل اگلے سبق میں آئے گی۔

واحد کی چند مثالیں : سَبِيلٌ ، نَبِيٌّ ، ذَنْبٌ ، الْفَيْلُ ، قَوْمٌ ، ابْنٌ ، حَدِيدٌ ، شَجَرَةٌ

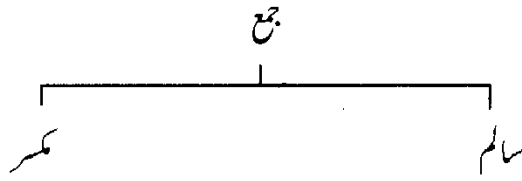
تثنیہ کی چند مثالیں : عَيْنَانِ ، سَاحِرَانِ ، شَفَتَانِ ، رَجُلَانِ ، إِلَهَانِ ، بَابَانِ

جمع کی چند مثالیں : صَابِرُونَ ، عَابِدَاتُ ، أَصْنَامٌ ، إِلَهَةٌ ، الرَّاكِعُونَ ، كِرَامٌ

www.KitaboSunnat.com

## جمع کی اقسام

واحد سے جمع بناتے ہوئے دو صورتیں پیش آتی ہیں۔ اس اعتبار سے جمع کی دو اقسام ہیں :



جمع سالم (Sound Plural) :

وہ جمع ہے جسے بناتے ہوئے واحد کے حروف اور حرکات کی ترتیب (شکل/Shape) سلامت رہے اور اس

کے آخر میں کچھ اضافہ کرنے سے جمع بن جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) جمع سالم مذکر (۲) جمع سالم مؤنث

(۱) جمع سالم مذکر : وہ جمع ہے جو واحد مذکر اسم کے آخر میں ”وَنَ“ کے اضافے سے بنتی ہے۔ جیسے :

مُؤْمِنُونَ سے مُؤْمِنُونَ ، التَّائِبُونَ سے التَّائِبُونَ ، مُسْلِمُونَ سے مُسْلِمُونَ

(۲) جمع سالم مؤنث : وہ جمع ہے جو واحد مؤنث اسم کے آخر میں ”ات“ کا اضافہ کر کے بنائی جائے۔ جیسے :

الصَّالِحَاتُ سے الصَّالِحَاتُ ، مُسْلِمَاتُ سے مُسْلِمَاتُ ، قَانِئَاتُ سے قَانِئَاتُ

جمع مکسر (Broken Plural) :

وہ جمع ہے جس میں واحد اسم کی شکل برقرار نہیں رہتی بلکہ ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں،

البتہ جمع کی مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً :

خَشَبٌ سے خُشُبٌ ، مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ ، رُسُولٌ سے رُسُلٌ اور كِتَابٌ سے كُتُبٌ



نوٹ : جمع مکسر عموماً اسم ذات سے آتی ہے اور جمع سالم عموماً اسم صفت سے، جب کہ بعض الفاظ کی جمع ”سالم“ بھی ہوتی ہے اور ”مکسر“ بھی۔ مثلاً :

واحد	جمع سالم	جمع مکسر
نَبِيٌّ	نَبِيُّونَ	أَنْبِيَاءُ
عَالِمٌ	عَالِمُونَ	عُلَمَاءُ
سَاجِدٌ	سَاجِدُونَ	سُجَّدٌ
كَافِرٌ	كَافِرُونَ	كُفَّارٌ

### مشق

(۱) درج ذیل واحد الفاظ کے تشبیہ اور جمع بنائیں :

عَابِدٌ، صَابِرَةٌ، فَوْجٌ، مَسْجِدٌ، مَلِكٌ، مَلِكٌ، جَنَّةٌ، آيَةٌ  
كَلِمَةٌ، بَيْتٌ، حَافِظٌ، عَيْنٌ، رَجُلٌ، امْرَأَةٌ، جَبَلٌ، مِفْتَاحٌ  
بَحْرٌ، نَهْرٌ، خَاشِعٌ، خَاشِعَةٌ، ذَاكِرٌ، ذَاكِرَةٌ، وَلَدٌ

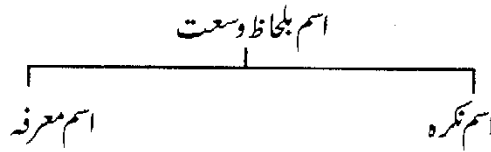
(۲) جمع سالم اور مکسر میں فرق کریں!

الْمُفْسِدُونَ ، كِرَامٌ ، خَاشِعُونَ ، عَابِدَاتٌ ، كَاتِبُونَ ، بَرَّةٌ  
قِيَامٌ ، مَلَكَةٌ ، مُلُوكٌ ، الْمُتَوَكِّلُونَ ، سَيِّئَاتٌ ، سَائِحَاتٌ

## وُسْعَت

## معرفہ . نکرہ

وسعت کے معنی ”گنجائش“ کے ہیں۔ کسی اسم میں معنوی گنجائش زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں کم۔ چنانچہ وسعت کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں :



اسم نکرہ (Common Noun) :

ایسا اسم جو کسی غیر معین چیز یا ایک ہی طرح کی کئی چیزوں کا مشترک (عمومی) نام ہو۔ مثلاً :

شَاعِرٌ، كِتَابٌ، رَجُلٌ، رَسُوْلٌ

نوٹ : اسم نکرہ کے اردو ترجمہ میں عموماً ”کوئی، کوئی ایک، چند، کچھ یا بعض“ وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور اس کے آخر میں عام طور پر تنوین آتی ہے۔

اسم معرفہ (Proper Noun) :

ایسا اسم جو کسی معین یعنی خاص شخص، چیز یا جگہ کے لیے بولا جائے۔ مثلاً : اِبْرَاهِيْمُ، التَّوْرَةُ، مِصْرُ

اسم معرفہ کی مشہور پانچ اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں :

(۱) معرف باللام (۲) اسم علم (۳) اسم ضمیر (۴) اسم اشارہ (۵) اسم موصول

(۱) معرف باللام (Noun with Definite Article) : اس اسم کو کہتے ہیں جسے ”آل“ لگا کر

معرفہ بنا دیا گیا ہو۔ کسی نکرہ اسم کو معرفہ بنانے کے لیے عموماً اس کے شروع میں ”آل“ لگا دیا جاتا ہے۔ عربی زبان

میں ”ال“ کا وہی استعمال ہے جو انگلش میں THE کا ہے۔ مثلاً :

کِتَابُ (A Book) سے الْکِتَابُ (The Book) رَجُلٌ (A Man) سے الرَّجُلُ (The Man)

(۲) اسم علم (Proper Name) : مختلف اشخاص، شہروں اور اشیاء وغیرہ کے مقرر کیے گئے خاص نام کو اسم علم

کہا جاتا ہے۔ مثلاً : اَدَمُ ، مُحَمَّدٌ ، مَكَّةُ ، مَدَیْنُ

(۳) اسم ضمیر (Pronoun) : کسی نام کی جگہ استعمال ہونے والا لفظ اسم ضمیر کہلاتا ہے۔ مثلاً :

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ میں ”هُوَ“ اور ذَلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ میں ”ہِ“ اسم ضمیر ہیں۔

اسم ضمیر کی تفصیلات آگے سبق نمبر ۱۸ میں آئیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

(۴) اسم اشارہ (Demonstrative Noun) : وہ الفاظ جن سے اشارہ کر کے کسی عام چیز کو خاص کر لیا

جاتا ہے۔ مثلاً : هٰذَا ، ذٰلِکَ وغیرہ

(۵) اسم موصول (Relative Pronoun) : ایسا اسم جو دو مختلف جملوں یا کلموں کو باہم ملانے کے لیے استعمال

ہو۔ مثلاً : الَّذِیْ ، الَّذِیْنَ وغیرہ

نوٹ : اسم اشارہ اور اسم موصول کی تفصیلات آگے سبق نمبر ۱۰ میں آرہی ہیں۔

## مشق

(۱) درج ذیل نکرہ اسموں کو معرفہ بنائیں !

جَنَّةٌ ، رَاکِعُونَ ، مَسْجِدٌ ، شَاعِرٌ ، بَحْرَانِ ، کَلِمَتٌ

سَمَوَاتٌ ، اِحْسَانٌ ، صَلَوةٌ ، زَكُوَّةٌ

(۲) درج ذیل معرفہ اسموں کو نکرہ بنائیں !

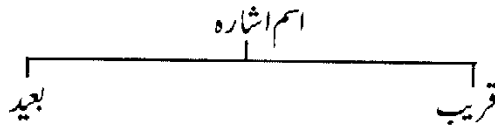
اَلْبَرُّ ، اَلطَّعَامُ ، اَلْمَسْجِدُ ، اَلسَّفِیْنَةُ ، اَلْمُؤْمِنُونَ ، اَلْاَرْضُ

اَلثَّقَلَانِ ، اَلْحَدِیْدُ ، اَلضَّیْمَتُ ، اَلرَّسُولُ

## اسمائے اشارہ۔ اسمائے موصولہ

اسمائے اشارہ :

معرفہ کی اقسام میں اسم اشارہ کی تعریف گزر چکی ہے، اب اس کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔ یاد رہے کہ اسم اشارہ کے ذریعے جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ ”مشار الیہ“ کہلاتی ہے اور مشار الیہ عموماً معرف باللام ہوتا ہے۔ مثلاً: هَذَا الْقُرْآنُ میں هَذَا اسم اشارہ ہے اور الْقُرْآنُ مشار الیہ ہے اور وہ معرف باللام بھی ہے۔ اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں :



(۱) اسم اشارہ قریب :

جنس	عدد	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	هَذَا	هَذَانِ	هَؤُلَاءِ	
مؤنث	هَذِهِ	هَاتَانِ	هَؤُلَاءِ	

(۲) اسم اشارہ بعید :

جنس	عدد	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	ذَلِكَ	ذَانِكَ	أُولَئِكَ	
مؤنث	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولَئِكَ	

اسمائے اشارہ کے استعمال کی قرآنی مثالیں:

(۱) ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ لَهُ فِيهِ ۚ (۲) اِذْ قَالَ لِأَيُّهَا مَاهِدِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَكِفُونَ (۳) إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً۔

اسمائے موصولہ :

اسم موصول کسی بھی جملے کا نامکمل جز ہوتا ہے اور اس کے بعد والالفظ یا الفاظ اس کا صلہ کہلاتے ہیں۔ اسمائے موصولہ اردو ترجمہ میں ”جو، جن، جس نے، جنہوں نے اور جن کو“ کا معنی دیتے ہیں اور وہ درج ذیل ہیں :

جنس	عدد	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	الَّذِي	الَّذَانِ	الَّذِينَ	
مؤنث	الَّتِي	الَّتَانِ	الَّتِي	الَّتِي / الَّتِي

فائدہ : ”مَنْ“ اور ”مَا“ بھی اسم موصول ہیں جب دونوں ”الَّذِي“ کے معنی میں استعمال ہوں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ”مَنْ“ عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ”مَا“ غیر عاقل کے لیے۔

اسمائے موصولہ کے استعمال کی قرآنی مثالیں :

- (۱) قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ (سورة المؤمنون: ۱-۲)
- (۲) قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرْءَوْنَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ (سورة الماعون: ۷-۱۰)
- (۳) أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(سورة المؤمنون: ۱۰، ۱۱)

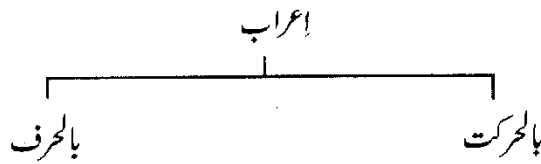
## الدرس الحادی عشر

## إعراب (Sign of Cases)

عربی زبان کے بعض کلمات کے آخر میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے جس سے معنی میں کوئی فرق نہیں آتا۔  
مثلاً: كِتَابٌ، كِتَابًا، كِتَابٍ۔ جَنَّاتٍ، جَنَّاتٍ۔ مُسْلِمُونَ، مُسْلِمِينَ۔ جب کہ بعض کلمات کے  
آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً: هَذَا، فِي، الَّذِي

إعراب (Case Signs):

کسی کلمہ کے آخر میں ہونے والی ایسی تبدیلی جس سے معنی تبدیل نہ ہوں، إعراب کہلاتی ہے۔ إعراب کی دو  
قسمیں ہیں:



(۱) إعراب بالحرکت:

کسی کلمہ کے آخری حرف پر موجود حرکت (ضمہ، فتحہ، کسرہ) کی تبدیلی کو إعراب بالحرکت کہتے ہیں۔ مثلاً:

كَلِمَةً، كَلِمَةً، كَلِمَةً

(۲) إعراب بالحرف:

کسی کلمہ کے آخر میں موجود حرف میں تبدیلی کو إعراب بالحرف کہتے ہیں اور یہ تبدیلی صرف ا، و، ی میں ہوتی ہے۔  
تفصیل:

بعض الفاظ کے آخر میں حرکات تبدیل ہوتی ہیں اور بعض میں صرف حروف۔ یعنی جن میں حرکات تبدیل ہوتی ہیں ان میں  
حروف تبدیل نہیں ہوتے اور جن میں حروف تبدیل ہوتے ہیں ان میں حرکات تبدیل نہیں ہوتیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔



(۱) تمام واحد الفاظ (خواہ مذکر ہوں یا مؤنث) میں اعراب کی تبدیلی حرکت کے ساتھ ہوگی۔ مثلاً :

مُسْلِمٌ ، مُسْلِمًا ، مُسْلِمٍ - مُسْلِمَةٌ ، مُسْلِمَةً ، مُسْلِمَةٍ

(۲) جمع مکسر میں بھی حرکت کی تبدیلی ہوگی۔ مثلاً :

كُتِبَ ، كُتِبَا ، كُتِبَ - صُحُفٌ ، صُحُفًا ، صُحُفٍ

(۳) جمع سالم مؤنث میں بھی حرکت کی تبدیلی سے اعراب ظاہر ہوگا۔ مثلاً :

مُسْلِمَاتٌ ، مُسْلِمَاتٍ

(۴) تثنیہ کے تمام الفاظ (خواہ مذکر ہوں یا مؤنث) میں حرکت کی بجائے حرف کی تبدیلی ہوگی۔ مثلاً :

عَيْنَانِ ، عَيْنَيْنِ - مَلَكَانِ ، مَلَكَينِ

(۵) جمع سالم مذکر میں بھی حرف کی تبدیلی ہوگی۔ مثلاً : مُسْلِمُونَ ، مُسْلِمِينَ

## الدرس الثانی عشر

## اسم کی اعرابی حالتیں

اسم کے آخر میں ہونے والی تبدیلیوں سے اگرچہ اس کے معنی میں تبدیلی نہیں ہوتی، البتہ مختلف جملوں میں استعمال کے لحاظ سے اس کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں جنہیں ”اعرابی حالتیں“ کہتے ہیں۔ اسم کی اعرابی حالتیں تین ہیں۔

(۱) رفع : (Nominative Case) اسے اصلی حالت (Original form) کہتے ہیں۔

(۲) نصب : (Objective Case) اسے تبدیل شدہ حالت (Changed form) کہتے ہیں۔

(۳) جر : (Possesive Case) اسے بھی تبدیل شدہ حالت (Changed form) کہتے ہیں۔

کسی بھی اسم کی اصلی حالت رفعی حالت ہوتی ہے جب کہ نصی اور جری تبدیل شدہ حالتیں ہیں۔ اسم میں ان تبدیلیوں کے اسباب کیا ہیں؟ اس موضوع پر گفتگو آئندہ اسباق میں ہوگی۔ ان شاء اللہ

وضاحت :

● اسم واحد اور جمع مکسر کے آخری حرف پر حالت رفع میں ضمہ، حالت نصب میں فتح اور حالت جر میں کسرہ آئے

گا۔ مثلاً : قَلَمٌ ، قَلَمًا ، قَلَمٌ ، أَقْلَامٌ ، أَقْلَامًا ، أَقْلَامٌ

● جمع سالم مؤنث کے آخری حرف پر حالت رفع میں ضمہ اور نصب و جر دونوں حالتوں میں کسرہ آئے گا۔ مثلاً :

جَنَاطٌ ، جَنَاطٌ - آيَاتٌ ، آيَاتٌ

● تنزیہ کی حالت رفع الف اور نون (ان) کے ساتھ ہوتی ہے جب کہ نصی اور جری دونوں حالتوں میں الف ،

یا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ مثلاً : جَنَّتَانِ سے جَنَّتَيْنِ - مَشْرِقَانِ سے مَشْرِقَيْنِ

● جمع سالم مذکر کی رفعی حالت واو، نون (وَنَ) کے ساتھ ہوتی ہے جب کہ نصب و جر دونوں حالتوں میں

تنزیہ کی طرح واو، یا میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ مثلاً : مُسْلِمُونَ سے مُسْلِمَيْنِ - صَابِرُونَ سے صَابِرَيْنِ

فائدہ :

(۱) تشنیہ اور جمع سالم مذکر کی نصی اور جری دونوں حالتوں میں ”ین“ آتا ہے۔ دونوں کی صورت بظاہر ایک جیسی ہے مگر فرق یہ ہے کہ تشنیہ میں ”ی“ سے پہلے فتح اور نون پر کسرہ آئے گا جب کہ جمع سالم مذکر میں ”ی“ سے پہلے کسرہ اور نون پر فتح آئے گا۔

(۲) تشنیہ ، جمع سالم مذکر اور جمع سالم مؤنث کی نصی اور جری حالتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔

اعرابی حالتوں کی مزید وضاحت کے لیے درج ذیل جدول (Table) ملاحظہ فرمائیں!

اعراب بالحركة :

عدد	حالت	رفع	نصب	جر
واحد	صَادِقٌ / صَادِقَةٌ	صَادِقًا / صَادِقَةً	صَادِقٍ / صَادِقَةٍ	
جمع مکسر	رُسُلٌ	رُسُلًا	رُسُلٍ	
جمع سالم مؤنث	صَادِقَاتٌ	صَادِقَاتٍ	صَادِقَاتٍ	

اعراب بالحرف :

عدد	حالت	رفع	نصب	جر
تشنیہ	صَادِقَانِ / صَادِقَتَانِ	صَادِقَيْنِ / صَادِقَتَيْنِ	صَادِقَيْنِ / صَادِقَتَيْنِ	
جمع سالم مذکر	صَادِقُونَ	صَادِقِينَ	صَادِقِينَ	

## مشق

درج ذیل کلمات کی اعرابی حالتیں بتائیں!

الْمُسْلِمِينَ - رِجَالٌ - النِّسَاءِ - صَالِحِينَ - هَذَانِ - أَنْتَ - عَذَابٍ - النَّارِ - عَابِدَاتٍ - خَالِدِينَ  
السَّمَوَاتِ - قُلُوبٌ - الْوَالِدِينَ - غَافِلُونَ - الْمُسْلِمُونَ - مُؤْمِنِينَ - الْبَحْرَيْنِ - الْمَشْرِكَاتِ - سَيِّئَةٌ - آيَةٌ  
الَّذِي - الصَّالِحَاتِ - النَّفْسُ - مُؤْمِنَاتٌ - جَاهِلُونَ - أَمْوَالٌ - لِسَانًا - صُدُورٌ - أَطْفَالًا - أَرْضٍ - جَنَّاتٍ

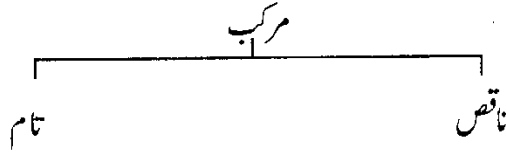
## الدرس الثالث عشر

## مرکبات

(مرکب توصیفی)

کوئی بھی کلمہ اگر تنہا استعمال ہو تو مفرد کہلاتا ہے اور اگر دوسرے کلمے کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو دونوں کے مجموعے کو مرکب کہا جاتا ہے۔ مثلاً : صِرَاطٌ اور مُسْتَقِيمٌ الگ الگ دونوں مفرد ہیں۔ مگر ملا کر صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ کہنے سے ایک مرکب بن جائے گا۔ اسی طرح رِزْقٌ کَرِيمٌ، رَحْمَةُ اللّٰهِ ، فِی الْكِتَابِ اور ذٰلِكَ الْكِتَابُ ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں :



(۱) مرکب ناقص :

اس مرکب کو کہتے ہیں جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے یا جس کا مفہوم مکمل نہ ہو۔ اسے مرکب غیر مفید بھی کہتے ہیں۔ جیسے : نَصْرُ اللّٰهِ (اللہ کی مدد) ، مَتَاعٌ قَلِيلٌ (تھوڑا فائدہ)

(۲) مرکب تام :

الفاظ کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس سے مکمل بات سمجھ میں آجائے یا جس کا مفہوم مکمل ہو۔ اسے مرکب مفید اور جملہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے : اللّٰهُ غَفُورٌ (اللہ بخشنے والا ہے۔) ، اللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے۔)

مرکب ناقص کی اقسام :

مرکب ناقص کی چار اقسام ہیں :

(۱) مرکب توصیفی (۲) مرکب اشاری (۳) مرکب اضافی (۴) مرکب جاری

مرکب توصیفی : ایسا مرکب ہے جس کے دونوں اجزاء اسم ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک اسم دوسرے اسم کی صفت (اچھائی یا برائی) بیان کر رہا ہوتا ہے۔ مثلاً: **الْعَمَلُ الصَّالِحُ** ، **كَلِمَةُ طَيِّبَةٍ**  
قواعد :

- (۱) مرکب توصیفی کا پہلا جز ”موصوف“ اور دوسرا ”صفت“ کہلاتا ہے۔
- (۲) موصوف عموماً اسم ذات اور صفت ہمیشہ اسم صفت ہوتی ہے۔
- (۳) صفت چار چیزوں میں اپنے موصوف کے تابع ہوتی ہے یعنی موصوف اور صفت کی چار باتوں میں باہم مطابقت (Co-ordination) ہوتی ہے:

(۱) جنس (۲) عدد (۳) وسعت (۴) اعراب

- فائدہ : (۱) موصوف اگر کسی غیر عاقل کی جمع مکر ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔ مثلاً : **كُتِبَ قِيَمَةٌ**  
(۲) ایک موصوف کی ایک سے زیادہ صفتیں بھی لائی جاسکتی ہیں۔ مثلاً : **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**  
میں اللہ موصوف ہے جب کہ **الرَّحْمَنِ** اور **الرَّحِيمِ** دونوں صفتیں ہیں۔

مرکب توصیفی کی چند مثالیں :

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ، رَجُلٌ مُؤْمِنٌ ، كِتَابٌ مُصَدِّقٌ ، لِسَانًا عَرَبِيًّا ، قَوْلٌ فُضِّلَ  
عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ، النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ، النَّفْسُ اللَّوَّامَةُ ، مَاءٌ نَجَاجَا  
عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ، نِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ ، مَقَامًا مَحْمُودًا ، بَقَرَاتٍ سِمَانٍ  
بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ ، شَجَرَةٌ مُبَارَكَةٌ ، عَيْنَانِ نَضَاحَتَانِ ، غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ  
عَبْدًا شَكُورًا ، حِسَابًا يَسِيرًا ، جَزَاءً وَفَاقًا ، إِلَهٌ وَاحِدٌ ، أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ  
الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ، عِظَامًا نَخْرَةً ، أَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ، سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ،  
قُرْآنٌ مَجِيدٌ ، لَوْحٌ مَحْفُوظٌ ، حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ، أَبْوَابٌ مُفْتَتَحَةٌ

## الدرس الرابع عشر

## مرکب اشاری

اسم اشارہ کے ذریعے جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اسے مُشَارٌ اِلَیْہِ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشار الیہ کے مجموعے کو مرکب اشاری کہا جاتا ہے۔ مثلاً : ذَلِکَ الْکِتَابُ ، هَذَا الْقُرْآنُ قواعد :

- (۱) اردو زبان کی طرح عربی میں بھی اسم اشارہ عموماً پہلے اور مشار الیہ بعد میں آتا ہے۔ مثلاً : هَذِهِ الشَّجَرَةُ
- (۲) مشار الیہ معرف باللام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس مرکب کو مرکب اشاری نہیں کہا جائے گا۔
- (۳) مرکب اشاری کے دونوں اجزاء میں بھی مرکب توصیفی کی طرح بعض باتوں میں مطابقت (Co-ordination) پائی جاتی ہے۔

- (۴) مشار الیہ کے جمع مکسر عاقل ہونے کی صورت میں اسم اشارہ واحد مذکر اور مؤنث دونوں طرح لایا جاسکتا ہے، جب کہ جمع مکسر غیر عاقل ہونے کی صورت میں صرف واحد مؤنث لایا جائے گا۔
- مرکب اشاری کی چند مثالیں :

تِلْكَ الرُّسُلُ ، هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ ، هَذِهِ الدُّنْيَا ، تِلْكَ الْجَنَّةُ  
تِلْكَ الْأَمْثَالُ ، أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ، هَذَا الْحَدِيثُ

## مشق

درج ذیل کا ترجمہ کریں اور مرکب توصیفی اور مرکب اشاری میں فرق کریں!

- (۱) وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُوَ وَلَعِبٌ (۲) نَصَرْتُ مِنَ اللَّهِ وَفَتَحَ قَرِيبٌ
- (۳) إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ (۴) وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
- (۵) فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (۶) ذَلِکَ الْکِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ



## الدرس الخامس عشر

## مرکب اضافی (Co-relation of two nouns)

دو اسموں کے باہمی تعلق اور نسبت کو "اضافت" کہا جاتا ہے۔ "مرکب اضافی" وہ مرکب ہے جو دو اسموں کے باہم ملنے سے بنتا ہے۔ ان میں سے پہلے اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جاتی ہے۔ مثلاً:

کُتَابُ اللَّهِ ، حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ

قواعد :

- (۱) مرکب اضافی کے پہلے جز کو "مضاف" اور دوسرے کو "مضاف الیہ" کہتے ہیں۔
  - (۲) مضاف کے شروع میں نہ تو "ان" آتا ہے اور نہ آخر میں تنوین آتی ہے۔
  - (۳) مضاف الیہ ہمیشہ حالت جری میں ہوتا ہے۔ مثلاً : أَرْضُ اللَّهِ ، أَجْرُ الْمُحْسِنِينَ
  - پہلی مثال میں لفظ اللہ اردو میں مضاف الیہ اور دوسری میں الْمُحْسِنِينَ دونوں مضاف الیہ ہیں اور دونوں کی اعرابی حالت جری ہے۔
  - (۴) اردو میں ترجمہ کرتے ہوئے مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آئے گا اور ترجمے میں مموما کے کی، کا آتا ہے۔
  - (۵) اگر متنیہ یا جمع سالمہ مذکر مضاف بن رہے ہوں تو دونوں کے آخر سے نون گر جاتا ہے۔ جیسے:
- أَنَا رَسُولُ رَبِّكَ ، فَلَقُوا رَبَّهُمْ
- (۶) بعض اسماء بیک وقت مضاف بھی ہوتے ہیں اور مضاف الیہ بھی۔ ایسے اسماء پر مضاف اور مضاف الیہ دونوں کے قواعد لاگو ہوں گے۔ مثلاً : مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ

## مرکب اضافی کی چند مثالیں :

نُصِرُ اللَّهِ ، رَبُّ السَّمَوَاتِ ، مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ ، مَغْرِبُ الشَّمْسِ

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ ، بَدَأَ ابْنِي لَهَبٍ ، وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ، رَبُّ الْعَالَمِينَ

حِزْبُ الْعَدَاءِ اللَّهِ ، حَدِيثُ الْجُنُودِ ، حِزْبُ الْأَحْسَانِ ، قَوْلُ شَاعِرٍ

أَصْحَابُ الْفِيلِ ، ابْنُ اللَّهِ ، بَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ ، شَرُّ الْوَسْوَاسِ الْخَمَاسِ

## الدرس السادس عشر

## مرکب جاری

عربی زبان میں کچھ حروف ایسے ہیں جو اسم کے شروع میں آتے ہیں اور اسے حالتِ جر میں لے جاتے ہیں، انہیں حروفِ جاڑہ کہتے ہیں۔ یہ حروف جن اسماء کے شروع میں آتے ہیں انہیں مجرور اور دونوں کے مجموعے کو مرکب جاری کہا جاتا ہے۔ ان حروف کی کل تعداد سترہ ہے مگر قرآن مجید میں استعمال ہونے والے حروف جاڑہ صرف گیارہ ہیں جو درج ذیل ہیں :

حروفِ جاڑہ :

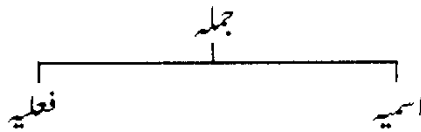
- (۱) ب (سے، ساتھ / with) : بِالْقَلَمِ ، بِالْمُتَّقِينَ
  - (۲) ل (لیے، واسطے / For) : لِلْكَافِرِينَ
  - (۳) ك (مانند، کی طرح / Such as) : كَالْحِجَارَةِ ، كَصَيِّبٍ
  - (۴) ت (قسم سے / By) : تَاللّٰهِ
  - (۵) و (قسم سے / By) : وَالْعَصْرِ ، وَالشَّمْسِ
  - (۶) فِي (میں / In) : فِي يَوْمٍ ، فِي الْأَوَّلِينَ
  - (۷) عَنْ (کے متعلق، کی طرف سے / About) : عَنِ النَّعِيمِ ، عَنِ الْمُجْرِمِينَ
  - (۸) حَتَّى (تک، یہاں تک کہ / Untill - Till) : حَتَّى حِينٍ ، حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ
  - (۹) مِنْ (سے / From) : مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، مِنَ الْمُجْرِمِينَ
  - (۱۰) إِلَى (طرف، تک / To) : إِلَى النُّورِ
  - (۱۱) عَلَى (پر / On) : عَلَى الْإِنْسَانِ ، عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
- مرکب جاری کی چند مثالیں :

مِنَ الْمُعْصِرَاتِ ، فِي الصُّورِ ، عَنِ السَّاعَةِ ، وَيُلْ لِكُلِّ هُمْزَةٍ لُّحْمَزَةٍ  
وَيُلْ لِلْمُطَفِّفِينَ ، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ، إِلَى السَّمَاءِ ، عَلَى الْمَلَائِكَةِ

## الدرس السابع عشر

## مرکب تام / جملہ (Sentence)

کلمات کے جس مجموعے سے پوری بات سمجھ میں آجائے اسے ”مرکب تام“ یا ”جملہ“ کہتے ہیں۔ جملے کا ترجمہ عموماً ”ہے، ہیں یا ہوں“ سے کیا جاتا ہے اور اس کے کم از کم دو اجزاء ہوتے ہیں۔ جملے کی دو قسمیں ہیں:



## (۱) جملہ اسمیہ :

اس جملے کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز اسم ہو۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مبتدا (Subject) اور دوسرے کو خبر

(Predicate) کہتے ہیں۔ مثلاً : اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ

پہلی مثال میں لفظ اَللّٰهُ اور دوسری میں لفظ اَلْمَاءُ مبتدا ہیں جب کہ اَكْبَرُ اور طَهُوْرٌ خبر ہیں۔

## قواعد :

- (۱) مبتدا عموماً معرفہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔
- (۲) مبتدا اور خبر دونوں مرفوع یعنی حالتِ رفع میں ہوتے ہیں۔
- (۳) جنس اور عدد میں خبر، مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔
- (۴) مبتدا جب کسی غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث لائی جاتی ہے۔

## مثالیں :

اَللّٰهُ غَفُوْرٌ ، هٰذَا كِتٰبٌ ، اَلصُّلْحُ خَيْرٌ ، هٰذَا اِنِ لِّسَاحِرٰنِ  
اَلرِّجَالِ قَوّٰمُوْنَ ، اَلصُّلْحُ قٰتِلَاتٌ

فائدہ :

مبتدا، خبر اور موصوف، صفت میں ظاہری فرق یہ ہوتا ہے کہ متبدا معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے جب کہ موصوف، صفت دونوں معرفہ یا دونوں نکرہ ہوتے ہیں۔ معنوی فرق یہ ہے کہ متبدا، خبر مرکب تام جب کہ موصوف، صفت مرکب ناقص ہوتے ہیں۔  
جملہ اسمیہ کی چند دیگر شکلیں :

- (۱) معرفہ + مرکب اضافی : اللّٰهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ
- (۲) معرفہ + مرکب جاری : الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ
- (۳) مرکب اضافی + نکرہ : الرِّضَى اللّٰهُ وَاسِعَةٌ ، مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ
- (۴) مرکب جاری + نکرہ : عَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ، فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
- (۵) مرکب ناقص + مرکب ناقص : كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ، وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ

فائدہ :

- مرکب توصیفی اور مرکب اشاری کو معرفہ + نکرہ کے اصول کے مطابق مرکب تام یعنی جملہ اسمیہ بنایا جاسکتا ہے۔ جیسے : الْوَلَدُ الصَّالِحُ سے الْوَلَدُ الصَّالِحُ اور هَذِهِ الْعُرْفَةُ سے هَذِهِ عُرْفَةُ
- خبر بعض اوقات معرفہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے : أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ ، أَنَا يُوسُفُ

(۲) جملہ فعلیہ :

اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا جز فعل ہو۔ مثلاً : ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ، خَتَمَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ  
(حمدنیہ کے قواعد کا بیان آگے آئے گا۔ ان شاء اللہ)

## مشق

(۱) ترجمہ کریں نیز جملہ اسمیہ کی مختلف شکلوں کی وضاحت کریں !

### آیات

وَهَذَا ذِكْرُ مُبَارَكٍ أَنْزَلْنَاهُ (الانبیاء: ۵۰) قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ (مریم: ۱۹)

وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ (النور: ۲۶) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (الحجرات: ۱۰)

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (هود: ۱۸) هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ (الحج: ۱۹)

### احادیث

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ ، الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ ، الصَّوْمُ جَنَّةٌ

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ ، الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ

## الدرس الثامن عشر

## ضمائر (PRONOUNS)

اسم ضمیر کی تعریف پیچھے گزری چکی ہے کہ جو لفظ کسی اسم کی جگہ استعمال ہو، ضمیر کہلاتا ہے۔ یعنی ضمائر دوسرے اسموں

کے قائم مقام ہوتی ہیں۔ مثلاً : هُوَ ، هُ ، نَا ضمائر کی دو قسمیں ہیں :

(۱) ضمائر منفصلہ (۲) ضمائر متصلہ

(۱) ضمائر منفصلہ (Seperate Pronouns): ضمائر منفصلہ وہ ہیں جو ہمیشہ دوسرے کلمات سے الگ

استعمال ہوتی ہیں اور عموماً جملے کے شروع میں آتی ہیں۔ جیسے : هُمَا ، اَنْتُمْ ، نَحْنُ

(۲) ضمائر متصلہ (Attached Pronouns): ضمائر متصلہ وہ ہیں جو دوسرے کلمات (اسم، فعل یا حرف) کے

ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہیں اور بعد میں ہی آتی ہیں۔ جیسے : رَبُّهُ ، خَلَقَهُ ، لَهُ

## ضمائر منفصلہ

حالت	جنس / عدد	واحد	ثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ
	مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
	مؤنث	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
متکلم	مذکر / مؤنث	أَنَا	نَحْنُ	نَحْنُ



## ضمائر متصلہ

حالت	جنس / عدد	واحد	ثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُ	هُمَا	هُمْ
	مؤنث	هَا	هُمَا	هُنَّ
حاضر	مذکر	كَ	كُما	كُهم
	مؤنث	كِ	كُما	كُنَّ
متكلم	مذکر / مؤنث	ي	نَا	نَا

## مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر منفصل کا استعمال

آپ کو معلوم ہے کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے مگر بعض اوقات خبر کے ساتھ ”ال“ کا اضافہ کر کے مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر منفصل کا اضافہ کیا جاتا ہے یہ ضمیر مبتدا کے مطابق ہوتی ہے اور اس کا مقصد بات میں تخصیص (زور) پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس سے جملے کے اردو ترجمے میں ”ی“ کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

هَذَا هُوَ الْحَقُّ - أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ - الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

## مشق

(۱) اردو ترجمہ کریں، نیز ضمائر منفصلہ اور متصلہ کا فرق کریں!

(۱) اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

(۲) وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (۳) اَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝

(۴) اُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۝ هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ ۝

## الدرس التاسع عشر

## حروف مشبہ بالفعل

اسم (مبتدا) کو نصی حالت میں لے جانے والے حروف

آپ یہ جان چکے ہیں کہ مبتدا کی اعرابی حالت نفی ہوتی ہے۔ مگر بعض حروف ایسے ہیں کہ اگر وہ جملہ اسمیہ سے پہلے آجائیں تو مبتدا کو نصی حالت میں لے جاتے ہیں اور مبتدا ان حروف کا اسم جب کہ خبر ان حروف کی خبر کہلاتی ہے۔ یہ حروف ضمائر متصلہ کے ساتھ بھی بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ ان حروف کی تعداد چھ (۶) ہے اور ان کی وجہ سے جملہ اسمیہ میں مختلف معانی کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

إِنَّ ، أَنَّ ، كَانَ ، لَعَلَّ ، لَيْتَ ، لَكِنْ

ان حروف کا استعمال اور مثالیں درج ذیل ہیں:

- (۱) إِنَّ (بے شک۔ تحقیق۔ یقیناً) : إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ، إِنَّهُ عَلَيْهِمُ بَذَاتِ الصُّدُورِ
- (۲) أَنَّ (کہ بے شک) : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ

مذکورہ دونوں حروف مضمون جملہ سے شک کو رفع کرتے اور یقین کا فائدہ دیتے ہیں۔

- (۳) كَانَ (گویا۔ جیسا کہ) : كَانَهُمْ جَرَآذُ مُنْتَشِرٍ

یہ حرف جملے میں تشبیہ کا مفہوم پیدا کر دیتا ہے۔

- (۴) لَعَلَّ (امید ہے۔ شاید۔ تاکہ) : لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا

یہ حرف امید غالب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

- (۵) لَيْتَ (کاش) : لَيْلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا

یہ حرف ایسی آرزو کے لیے بولا جاتا ہے جو پوری نہ ہو سکتی ہو یا گہرے دکھ اور افسوس کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔

(۶) لَكِنْ (لیکن) : وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ

فائدہ : ان حروف کو فعل سے پہلے لانا درست نہیں اور نہ یہ حروف ضمائر منفصلہ کے ساتھ آ سکتے ہیں۔ مثلاً:

إِنَّ صَدَقَ اور إِنَّ هِيَ أُخْتِي کہنا غلط ہے، اس کی بجائے إِنَّهُ صَدَقَ اور إِنَّهَا أُخْتِي کہنا

درست ہے۔

## مشق

(۱) درج ذیل کلمات میں سے مناسب کلمات کے ذریعے خالی جگہیں پُر کریں!

(كَ ، نُورٌ ، هُوَ ، أَنْ ، هَذِهِ ، آتِيَةٌ ، فِيْ ، لَعَلَّ )

(۱) هَذَا ----- الْحَقُّ (۲) اللَّهُ ----- السَّمَوَاتِ (۳) ----- نَافَةُ اللَّهِ

(۴) إِنَّ ----- أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۵) وَاعْلَمُوا ----- اللَّهُ عَنِّي حَمِيدٌ

(۶) ----- قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ (۷) وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ----- كُمْ تُرْحَمُونَ

(۸) إِنَّ السَّاعَةَ ----- لَا رَيْبَ فِيهَا

(۲) ترجمہ کریں:

(۱) وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَأَنَّهَا لَكَبِيرَةٌ ۖ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۚ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ

مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ (۲) إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ

(۳) وَمَا يُذِرُكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ (۴) إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ۔

(۵) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا

## معرب ، مبنی

آخر میں تبدیلی کے لحاظ سے اسم دو طرح کا ہے : (۱) معرب (۲) مبنی

مُعَرَّب :

جس اسم کے آخر میں ضرورت اور موقع محل کے لحاظ سے اعرابی تبدیلی ہوتی رہے، وہ مُعَرَّب کہلاتا ہے۔ یہ تبدیلی خواہ حرکات کی ہو یا حروف کی۔ مثلاً:

اللَّهُ ، إِلَهٌ ، رَسُوْلٌ - رَسُوْلًا ، رَسُوْلٍ  
مُسْلِمَانِ ، مُسْلِمَيْنِ - مُسْلِمُوْنَ ، مُسْلِمِيْنَ

مبنی :

جو کلمہ مختلف حالتوں اور موقعوں کے باوجود ایک ہی شکل پر قائم رہے اور اعرابی تبدیلیاں قبول نہ کرے اسے مبنی کہتے ہیں۔ عربی زبان میں ایسے الفاظ تقریباً پندرہ فی صد ہیں اور وہ درج ذیل ہیں :

- (۱) تمام حروف۔ جیسے : اِنْ ، فِیْ ، بِ ، وَ
- (۲) تمام ضمائر۔ جیسے : هُوَ ، اَنْتَ ، نَحْنُ ، هُوَ لَآ ، اِنَّكَ ، اُولَئِكَ
- (۳) تشبیہ کے سوا تمام اسمائے اشارہ۔ مثلاً : هَذَا ، هَؤُلَاءِ ، اِنَّكَ ، اُولَئِكَ
- (۴) تشبیہ کے سوا تمام اسمائے موصولہ۔ مثلاً : الَّذِیْ ، الَّتِیْ وغیرہ
- (۵) ایسے اسماء جن کے آخر میں کھڑی زبر یا الف ہو۔ مثلاً : طُوْبِیْ ، کُبْرِیْ ، اَلصَّفَا ، اَلدُّنْیَا
- (۶) ایسے اسماء جن کے آخر میں متکلم کی ضمیر ”ی“ ہو۔ مثلاً : رَبِّیْ ، اِیَاتِیْ

معرب کی چند مثالیں:

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ - نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ - وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ

إِلَّا إِنْ نَصَرَ اللَّهُ قَرِيبًا - بِنَصْرِ اللَّهِ

مبنی کی چند مثالیں:

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ - الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوءَةٌ خَضِرَةٌ

www.KitaboSunnat.com

## الدرس الحادی والعشرون

## منصرف - غیر منصرف

جو الفاظ اعرابی تبدیلیاں قبول کرتے ہیں (یعنی معرب) وہ دو طرح کے ہیں۔ بعض تو ہر قسم کی تبدیلی قبول کرتے ہیں اور بعض تمام کی بجائے چند تبدیلیاں اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ معرب الفاظ کی دو اقسام ہیں: (۱) منصرف (۲) غیر منصرف

## منصرف :

وہ اسماء جو تئیں اور دوسری تمام قسم کی تبدیلیاں قبول کر لیں۔ مثلاً : مُحَمَّدٌ ، اَلْكِتَابُ ، رِجَالٌ  
ان الفاظ کی رفعی حالت میں ضمہ، نصبی حالت میں فتح اور جری حالت میں کسرہ آئے گا۔

## غیر منصرف :

جن اسماء کے آخر میں نہ تئیں آئے اور نہ حالت جری میں کسرہ آئے بلکہ نصب و جر دونوں حالتوں میں فتح ہی آئے، انہیں غیر منصرف کہا جاتا ہے۔ وہ اسماء درج ذیل ہیں :

## (۱) اسم علم، بشرطیکہ :

- (۱) عجمی (غیر عربی) نام ہو۔ مثلاً : اِبْرَاهِيْمُ ، اِسْمَاعِيْلُ ، اِسْحٰقُ ، يَعْقُوْبُ
- (۲) مؤنث ہو۔ مثلاً : خَدِيْجَةُ ، عَائِشَةُ ، مَكَّةُ ، اُسَامَةُ
- (۳) جس کے آخر میں الف نون (ان) ہو۔ مثلاً : عُثْمَانُ ، سَلْمَانُ ، سُفْيَانُ ، عِمْرَانُ

## (۲) اسم صفت کے وہ الفاظ جو :

- (۱) "فَعْلَانُ" کے وزن پر ہوں۔ مثلاً : غَضْبَانُ ، خَيْرَانُ
- (۲) "أَفْعَلُ" کے وزن پر ہوں۔ جیسے : أَحْسَنُ ، أَعْلَمُ ، أَكْبَرُ ، أَصْغَرُ
- (۳) "فَعْلَاءُ" کے وزن پر ہوں۔ جیسے : صَفْرَاءُ ، بَيْضَاءُ

(۳) جمع مکسر کے وہ الفاظ :

(ا) جن میں الف جمع کے بعد کم از کم دو حروف ہوں۔ مثلاً : مَنَافِعُ ، مَصَابِيحُ ، حَدَائِقُ ، أَحَادِيثُ

(ب) جن کے آخر میں الف ممدودہ ہو۔ مثلاً : عُلَمَاءُ ، أَنْبِيَاءُ ، أَشْيَاءُ ، شُرَكَاءُ

فائدہ :

اگر کسی غیر منصرف اسم کے شروع میں لام تعریف (ال) آجائے یا وہ مضاف واقع ہو تو اس کی جری حالت میں

سہ آئے گا۔ مثلاً :

☆ إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ..... (البقرة: ۱۵۸)

☆ تَخَافِي جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ

يُنْفِقُونَ - (الم اسجدہ: ۱۶)

☆ أَمَّا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَفَةَ قُلُوبُهُمْ وَفِي

الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

حَكِيمٌ (التوبة: ۶۰)

## آیات

- (۱) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (۲) وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ
- (۳) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا (۴) ؕ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
- (۵) فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ (۶) اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ
- (۷) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ (۸) وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ
- (۹) وَمَا بِكُمْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (۱۰) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ
- (۱۱) وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ (۱۲) اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مُّتِيْتُوْنَ
- (۱۳) وَاَفْعَلُوْا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۱۴) اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ
- (۱۵) كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا (۱۶) اِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ
- (۱۷) اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (۱۸) وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا
- (۱۹) يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَّا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلًا (۲۰) هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهِنَّ
- (۲۱) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلِيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلِيْهِنَّ دَرَجَةٌ
- (۲۲) نَبِيٌّ عِبَادِيْ اِنِّىْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ
- (۲۳) مَا خَلَقَكُمْ وَلَا بَعَثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ
- (۲۴) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ ۝ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ



## احادیث

- (۱) الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ الْمَرْصُوصِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا
- (۲) السِّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ
- (۳) إِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ
- (۴) لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا
- (۵) خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي
- (۶) إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ أَخْلَاقًا
- (۷) مَا نَقَصْتُ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا،  
وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ
- (۸) كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

## الدرس الثانی والعشرون

## جملہ فعلیہ اور اس کے اجزاء

یہ بات آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ جملہ فعلیہ اس جملے کو کہتے ہیں جو فعل سے شروع ہو۔ اب جان لیجیے کہ جملہ فعلیہ کم از کم فعل اور فاعل پر مشتمل ہوتا ہے، البتہ کبھی اس کے ساتھ مفعول بھی آ جاتا ہے۔ فاعل (Subject) کام کرنے والے کو کہتے ہیں جب کہ مفعول (Object) اس شخص یا چیز کو کہتے ہیں جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ یاد رہے کہ فاعل اور مفعول دونوں اسم ہی ہوتے ہیں۔

☆ فعل اور فاعل پر مشتمل جملہ فعلیہ کی مثالیں :

صَدَقَ اللَّهُ - سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ - ظَهَرَ الْفَسَادُ

☆ فعل، فاعل اور مفعول پر مشتمل جملہ فعلیہ کی مثالیں :

بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ - قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ - ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا

قواعد : (۱) آپ نے غور کیا ہوگا کہ گزشتہ تمام مثالوں میں فاعل کی اعرابی حالت رفعی اور مفعول کی اعرابی حالت نصی

ہے۔ اسی طرح ہر فاعل حالت رفع میں اور ہر مفعول حالت نصب میں ہوتا ہے۔

(۲) جملہ فعلیہ میں پہلے فعل پھر فاعل اور پھر مفعول ہوتا ہے۔ مگر کبھی مفعول، فاعل سے پہلے بھی آ جاتا ہے۔

جیسے: وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ (البقرة ۱۲۴)

## مشق

آیات و احادیث ذیل میں ترجمے کی مدد سے فعل، فاعل اور مفعول کی پہچان کریں!

آیات : (۱) وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (التوبة ۷۲)

(۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (سورة ۸)

(۳) وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا (الف ۴۹)

احادیث : (۱) لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْلَ الرِّبَا (مسلم)

(۲) لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ

## الدرس الثالث والعشرون

## فعل کی اقسام

عربی زبان میں زمانے کے لحاظ سے فعل کی چار اقسام ہیں: (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر (۴) نہی

(۱) فعل ماضی (Past Tense): وہ فعل ہے جس سے معلوم ہو کہ کوئی کام گزشتہ زمانے میں ہو چکا ہے۔ مثلاً: عَلِمَ (اس نے جانا۔) جَاهَدَ (اس نے جہاد کیا۔) اِنْبَعَثَ (وہ اُٹھا۔) اِسْتَغْفَرَ (اس نے بخشش طلب کی۔)

(۲) فعل مضارع: وہ فعل ہے جو کبھی زمانہ حال اور کبھی زمانہ مستقبل (Present or Future) پر دلالت کرے۔ مثلاً: يَعْلَمُ (وہ جانتا ہے/ جانے گا۔) يَسْتَغْفِرُ (وہ بخشش طلب کرتا ہے/ کرے گا۔) يُجَاهِدُ (وہ جہاد کرتا ہے/ کرے گا۔)

(۳) فعل امر (Imperative): وہ فعل ہے جس میں مخاطب کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا جائے یا اس سے گزارش کی جائے۔ مثلاً: اِعْلَمْ (تو جان لے۔) اِسْتَغْفِرْ (بخشش طلب کر۔) جَاهِدْ (جہاد کر۔) اِغْفِرْ (بخش دے۔)

(۴) فعل نہی (Imperative Negative): وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے حکماً روکا جائے یا نہ کرنے کی درخواست کی جائے۔ مثلاً: لَا تَحْمِلْ ، لَا تَحْزَنْ ، لَا تُشْرِكْ ، لَا تَوَاحِدْ

## مشق

ترجمے کی مدد سے فعل کی اقسام پہچانیں !

رَزَقْنَا	(ہم نے رزق دیا۔)	يَرْغَبُ	(وہ رغبت رکھتا ہے۔)
نَعْبُدُ	(ہم عبادت کرتے ہیں۔)	يَهْدِي	(وہ ہدایت دیتا ہے۔)
عَمِلُوا	(انہوں نے عمل کیا۔)	يَكْتُمُونَ	(وہ چھپاتے ہیں۔)
خَلَقَ	(اس نے پیدا کیا۔)	كَفَرُوا	(انہوں نے انکار / کفر کیا۔)
لَا تَقْرَبَا	(تم دونوں قریب نہ جانا۔)	لَا تَقْرَبُوا	(تم قریب مت جاؤ۔)
اَقْتُلُوا	(تم سب قتل کرو۔)	اَذْكُرُوا	(تم سب ذکر کرو۔)
يَهْبِطُ	(وہ گرے گا۔)	سَأَلَ	(اس نے سوال کیا۔)
اسْمَعُوا	(تم سب سنو۔)	وَأَخَذَ	(اس نے پایا۔)
جَعَلْنَا	(ہم نے بنایا۔)	اِسْتَغْفِرُوا	(بخشش طلب کرو۔)

## الدرس الرابع والعشرون

## فعل ماضی 1 (Past Tense)

فعل ماضی یا کوئی بھی فعل بنانے کے لیے تین چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے : مادہ۔ وزن۔ صیغہ

(۱) مادہ (Root) : وہ مواد (Raw Material) جس سے فعل وجود میں آتا ہے۔ مادہ عام طور پر تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۲) وزن (Die) : جس میں مادہ رکھا یا ڈھالا جاتا ہے۔ افعال کے وزن کے لیے عربی زبان میں تین حروف ف ع ل مقرر ہیں ... مادے کے پہلے حرف کو فاعل، دوسرے کو عین کلمہ اور تیسرے کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ مادے کے درمیانے حرف پر تینوں حرکات آنے کی وجہ سے فعل ماضی کی تین شکلیں (وزن) بنتی ہیں: فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ (۳) صیغہ (Form) : کسی بھی فعل کی وہ مستعمل شکل (Applied Form) جو مادے کو وزن میں رکھنے کے بعد بنتی ہے۔ درج ذیل نقشہ ملاحظہ فرمائیں:

مادہ	وزن	صیغہ	ترجمہ
ف ت ح	فَعَلَ	فَتَحَ	اس نے کھولا۔
ض ر ب	فَعَلَ	ضَرَبَ	اس نے مارا۔
ن ص ر	فَعَلَ	نَصَرَ	اس نے مدد کی۔
س م ع	فَعِلَ	سَمِعَ	اس نے سنا۔
ش ر ب	فَعِلَ	شَرِبَ	اس نے پیا۔
ع ل م	فَعِلَ	عَلِمَ	اس نے جان لیا۔
ك ر م	فَعُلَ	كَرُمَ	وہ معزز ہوا۔
ق ر ب	فَعُلَ	قَرُبَ	وہ قریب ہوا۔
ب ع د	فَعُلَ	بَعُدَ	وہ دُور ہوا۔

فائدہ :

فعل ماضی سے پہلے اگر ”اِذَا“ یا ”اِنْ“ آجائے تو ترجمہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً:  
اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (جب اللہ کی مدد آئے گی۔)  
اِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِيقٌ (اگر تمہارے پاس کوئی فاسق آئے....)

## مشق

(۱) درج ذیل مختلف مادوں کو مطلوبہ اوزان (شکلوں) میں ڈھالیں!

مادہ	وزن	صیغہ	مادہ	وزن	صیغہ
ص ب ر	فَعَلَ	-----	ط ه ر	فَعَلَ	-----
ر ش د	.....	-----	خ ب ث	--	-----
ع م ل	فَعَلَ	-----	ذ ه ب	فَعَلَ	-----
ش ه د	--	-----	م ن ع	--	-----
ض ح ك	--	-----	ف ه م	فَعَلَ	-----

(۲) درج ذیل مختلف افعال کا وزن معلوم کریں!

رَضِيَ ، وَعَدَ ، لَعَنَ ، رَكِبَ ، ثَقُلَ  
عَجَلَ ، وَقَفَ ، سَحَرَ ، حَبِطَ ، نَزَلَ  
بَلَغَ ، وَرِثَ ، كَفَرَ ، ضَعُفَ ، رَبِحَ  
صَدَقَ ، كَسَبَ ، وَهَبَ ، سَلِمَ ، دَخَلَ

## الدرس الخامس والعشرون

## فعل ماضی 2 (Past Tense)

عدد اور جنس وغیرہ کے اعتبار سے فاعل کی مختلف حالتوں کی وجہ سے فعل ماضی کی گردان (Inflection) چودہ صیغوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ گردان کا طریقہ اور قواعد درج ذیل ہیں :

قاعده	صیغہ	گردان
کسی علامت اور اضافے کے بغیر (آخر میں فتح)	واحد	ف ع ل
واحد مذکر غائب کے آخر میں تشبیہ کا الف بڑھا دیا۔	مذکر	ف ع ل + ا
واحد مذکر غائب کے آخر میں جمع کا واؤ بڑھا دیا۔	جمع	ف ع ل + وا
واحد مذکر غائب کے آخر میں تائے تانیث ساکنہ کا اضافہ کر دیا۔	واحد	ف ع ل + ث
واحد مذکر غائب کے آخر میں "تثا" بڑھا دیا جائے۔	مؤنث	ف ع ل + ثا
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "نی" بڑھا دیا۔	جمع	ف ع ل + ن
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "ث" بڑھا دیا۔	واحد	ف ع ل + ث
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تثما" بڑھا دیا۔	مذکر	ف ع ل + تثما
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تثم" بڑھا دیا۔	جمع	ف ع ل + تثم
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "ت" بڑھا دیا۔	واحد	ف ع ل + ت
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تثما" بڑھا دیا۔	مؤنث	ف ع ل + تثما
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "تثی" بڑھا دیا۔	جمع	ف ع ل + تثی
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "ث" بڑھا دیا۔	مذکر	ف ع ل + ث
واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو ساکن کر کے "ثا" بڑھا دیا۔	مؤنث	ف ع ل + ثا

حالت	جنس / عدد	واحد	ثنیہ	جمع
غائب	مذکر	عَلِمَ	عَلِمَا	عَلِمُوا
	مؤنث	عَلِمَتْ	عَلِمَتَا	عَلِمْنَ
حاضر	مذکر	عَلِمْتُ	عَلِمْتُمَا	عَلِمْتُمْ
	مؤنث	عَلِمْتُ	عَلِمْتُمَا	عَلِمْتُنَّ
متکلم	مذکر / مؤنث	عَلِمْتُ	عَلِمْنَا	عَلِمْنَا

### مشق

(۱) درج ذیل کلمات سے مکمل گردانیں بنائیں!

سَمِعَ، نَصَرَ، ذَهَبَ، شَرِبَ، عَبَدَ، فَرِحَ

(۲) نیچے دیئے گئے قرآنی الفاظ کے صیغے بتائیں!

الفاظ	صیغہ	الفاظ	صیغہ
خَلَقَتْ	_____	كَفَرَتْ	_____
عَرَضْنَا	_____	قَتَلُوا	_____
تَرَكَ	_____	تَرَكَتُ	_____
كَسَبْتُمْ	_____	رَكِبَا	_____
رَضِيَ	_____	قَالَتَا	_____

## الدرس السادس والعشرون

## جملے میں فاعل کی مختلف صورتیں

یہ بات تو آپ کو معلوم ہو چکی ہے کہ ہر فعل کے لیے فاعل کا ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ جملے میں فاعل دو طرح آتا ہے:

(۱) اسم ظاہر (۲) اسم ضمیر

فاعل اسم ظاہر (Noun): یعنی فاعل جملے میں مذکور (Mentioned) ہو۔ جیسے: رَضِيَ اللَّهُ - قَتَلَ دَاوُدُ

فاعل اسم ضمیر (Pronoun): یعنی فاعل ضمیر کی صورت میں فعل میں ہی پوشیدہ (Hidden) ہو۔ جیسے:

جَمَعَ مَالًا وَ عَدَدَةً۔ یاد رہے کہ عربی زبان کے ہر فعل میں ایک ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ جب فاعل ظاہر نہ ہو تو وہی ضمیر اس فعل کا فاعل بن جاتی ہے۔

قواعد:

(۱) فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہر حال میں واحد آئے گا۔ مذکر فاعل کے لیے فعل مذکر اور مؤنث فاعل کے لیے فعل مؤنث

ہوگا۔ مثلاً: قَالَ رَجُلَانِ - سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ - قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ

(۲) اگر فاعل ظاہر نہ ہو تو فعل کا صیغہ فاعل کے عدد کے مطابق ہوگا۔

مثلاً: وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا.....

(۳) اگر فاعل عاقل کی جمع مکر ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔

مثلاً: قَالَ نِسْوَةٌ - قَالَتْ رُسُلُهُمْ

(۴) اور فاعل اگر غیر عاقل کی جمع مکر ہو تو فعل ہمیشہ واحد مؤنث آئے گا۔ مثلاً: حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

(۵) فعل ماضی کو مثبت (Positive) سے منفی (Negative) بنانا ہو تو اس کے شروع میں ”مَا“ لگا دیا جاتا ہے۔

مثلاً: قَتَلَ (اس نے قتل کیا۔) سے مَا قَتَلَ (اس نے قتل نہیں کیا۔)



## مشق

درج ذیل آیات اور احادیث پڑھیے اور بتائیے کہ خط کشیدہ افعال کون سے صیغے ہیں۔ نیز ان میں سے کس کا فاعل ظاہر اور کس کا پوشیدہ ہے؟

آیات:

- (۱) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا (آل عمران: ۱۹۱)
- (۲) وَمَكْرُؤًا وَاٰمَرَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمَكْرُؤِ (آل عمران: ۵۴)
- (۳) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف: ۲۳)
- (۴) وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف: ۸)
- (۵) لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاۤ اَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم: ۷)
- (۶) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (آل عمران: ۴)

احادیث:

- (۱) اِذَا سَمِعْتُمُ النَّدَاءَ فَقُولُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَدِّنُ (متفق علیہ)
- (۲) اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلَاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (الترمذی، النسائی)
- (۳) اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ (صحیح مسلم)

## الدرس السابع والعشرون

## فعل مضارع 1

جس فعل میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں، اسے فعل مضارع کہتے ہیں۔ جیسے : يَنْصُورُ (وہ مدد کر تا ہے یا کرے گا۔) يَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا جانے گا۔)

فعل مضارع فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے پہلے حرف کو ساکن کر کے شروع میں چار حروف (ی، ت، ا، ن) میں سے کسی حرف کا حسب ضرورت اضافہ کر دیا جائے۔ ان حروف کو ”علامات مضارع“ کہا جاتا ہے۔

## فعل مضارع کی گردان (Inflection)

طریقہ / قاعدہ	صیغہ			گردان	
آخر میں کسی اضافے کے بغیر واحد کے آخر میں ”اِ“ کا اضافہ واحد کے آخر میں ”وْنَ“ کا اضافہ	غائب	مذکر	واحد ثنیہ جمع	يَفْعَلُ يَفْعَلَانِ يَفْعَلُونَ	يَفْعَلُ يَفْعَلُ + اِ يَفْعَلُ + وْنَ
واحد میں کسی اضافے کے بغیر واحد کے آخر میں ”اِ“ کا اضافہ واحد کے آخر میں ”نِ“ کا اضافہ	غائب	مؤنث	واحد ثنیہ جمع	تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ تَفْعَلْنَ	تَفْعَلُ تَفْعَلُ + اِ تَفْعَلُ + نِ
آخر میں کسی اضافے کے بغیر واحد کے آخر میں ”اِ“ کا اضافہ واحد کے آخر میں ”وْنَ“ کا اضافہ	حاضر	مذکر	واحد ثنیہ جمع	تَفْعَلُ تَفْعَلَانِ تَفْعَلُونَ	تَفْعَلُ تَفْعَلُ + اِ تَفْعَلُ + وْنَ
واحد کے آخر میں ”يْنَ“ کا اضافہ واحد کے آخر میں ”اِ“ کا اضافہ واحد کے آخر میں ”نِ“ کا اضافہ	حاضر	مؤنث	واحد ثنیہ جمع	تَفْعَلِينَ تَفْعَلَانِ تَفْعَلْنَ	تَفْعَلُ + يْنَ تَفْعَلُ + اِ تَفْعَلُ + نِ
آخر میں کسی اضافے کے بغیر آخر میں کسی اضافے کے بغیر	متکلم	مذکر / مؤنث	واحد ثنیہ / جمع	أَفْعَلُ نَفْعَلُ	أَفْعَلُ نَفْعَلُ

قواعد:

- (۱) ماضی کی طرح فعل مضارع کے عین کلمہ پر بھی تینوں حرکات (ضمہ، فتح، کسرہ) میں سے کوئی ایک حرکت ہو سکتی ہے :
- يَفْعُلُ ، يَفْعُلُ ، يَفْعُلُ
- (۲) فعل مضارع کے بھی چودہ (۱۴) صیغے ہوتے ہیں، جن میں علامات مضارع حسب ذیل طریقے سے آتی ہیں:
- ☆ ي : غائب کے چار صیغوں میں (۳ ذکر غائب کے اور ایک جمع مؤنث غائب کا)
- ☆ ت : آٹھ صیغوں میں (دو مؤنث غائب کے اور چھ حاضر کے)
- ☆ ا : ایک ہی صیغہ واحد متکلم میں
- ☆ ن : ایک ہی صیغہ تثنیہ جمع متکلم میں
- (۳) فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں ضمہ آتا ہے۔
- (۴) باقی نو صیغوں کے آخر میں نون آتا ہے، جن میں سے جمع مؤنث غائب (يَفْعَلْنَ) اور جمع مؤنث حاضر (تَفْعَلْنَ) کے نون کو نون ضمیر اور باقی تمام کو نون اعرابی کہتے ہیں۔
- (۵) فعل مضارع کو مثبت سے منفی بنانے کے لیے شروع میں ”لا“ لگایا جاتا ہے۔ مثلاً : يَفْعُلُ سے لَا يَفْعُلُ

## مشق

- (۱) درج ذیل افعال کی گردانیں مکمل کریں!
- يَعْلَمُ ، يَنْصُرُ ، يَضْبِرُ ، يَشْهَدُ ، يَشْكُرُ
- (۲) درج ذیل الفاظ کے صیغے اور مادے بتائیں!
- | الفاظ        | صیغہ  | مادہ  |
|--------------|-------|-------|
| يَشْفَعُ     | ----- | ----- |
| تَعْجِبُ     | ----- | ----- |
| يَنْفَعُونَ  | ----- | ----- |
| تَحْرُثُونَ  | ----- | ----- |
| يُسْجَدَانِ  | ----- | ----- |
| لَا أَمْلِكُ | ----- | ----- |
| نَعْبُدُ     | ----- | ----- |
| أَعْلَمُ     | ----- | ----- |
| يَسْرِقَنَّ  | ----- | ----- |

## الدرس الثامن والعشرون

## فعل مضارع 2

فعل مضارع کو مستقبل سے خاص کرنے والے حروف :

قرآن مجید میں آنے والے افعال مضارع کا ترجمہ کبھی زمانہ حال میں اور کبھی زمانہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کا اندازہ تو سیاق و سباق ہی سے ہوتا ہے، البتہ بعض حروف کی موجودگی میں ترجمہ صرف مستقبل میں کیا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) سَ / سَوْفَ (عنقریب) : اگر فعل مضارع کے شروع میں ”سَ“ یا ”سَوْفَ“ آجائے تو وہ زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ فعل مضارع کے ساتھ لفظ ”سَ“ کا استعمال عموماً مستقبل قریب کے لیے اور ”سَوْفَ“ کا مستقبل بعید کے لیے ہوتا ہے۔ مثلاً : سَيَعْلَمُونَ ، سَوْفَ تَعْلَمُونَ

(۲) لَ (لام مفتوح) اور نَ (نون مشدد) : یہ دونوں حروف فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرنے کے علاوہ اس میں تاکید در تاکید کا مفہوم بھی پیدا کرتے ہیں۔ انہیں حروف تاکید بھی کہا جاتا ہے۔ ”لَ“ فعل مضارع کے شروع میں جب کہ ”نَ“ آخر میں آتا ہے۔ نون مشدد (نون ثقیلہ) کے آنے سے فعل مضارع میں درج ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں :

i۔ جن صیغوں کے آخر میں ضمہ آتا ہے ان کا ضمہ فتح سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً : يَنْصُرُ سے لَيَنْصُرَنَّ

ii۔ سات صیغوں سے نون اعرابی حذف کر دیا جاتا ہے جب کہ جمع مذکر کے صیغوں سے واؤ اور واحد مؤنث

حاضر کے صیغے سے یا بھی حذف ہو جاتی ہے۔ مثلاً : يَفْعَلُونَ سے لَيَفْعَلَنَّ ، تَفْعَلُونَ سے

لَتَفْعَلَنَّ ، تَفْعَلِينَ سے لَتَفْعَلِنَّ اور يَفْعَلَانِ سے لَيَفْعَلَانِ

فعل مضارع کو ’ماضی استمراری‘ میں تبدیل کرنا :

فعل مضارع کے شروع میں لفظ ”كَانَ“ لگانے سے ماضی استمراری (Past continuous) بن

جاتا ہے۔ فعل مضارع کے صیغوں میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ ”كَانَ“ کے صیغے بھی بدلتے رہیں گے۔ مثلاً :

كَانَا يَا سُكْلَانِ الطَّعَامِ - كَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

## الدرس التاسع والعشرون

## فعل لازم - فعل متعدی

فاعل کے بغیر کسی فعل کا تصور ممکن نہیں، البتہ مفعول کا استعمال ہر فعل کے لیے ضروری نہیں۔ چنانچہ جملے میں فاعل اور مفعول کے استعمال کی وجہ سے فعل کی دو قسمیں ہیں : (۱) فعل لازم (۲) فعل متعدی

**فعل لازم (Intransitive) :** جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے بات مکمل کر دے اسے فعل لازم کہتے ہیں۔ مثلاً :  
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ ”جاء“ اور ”زَهَقَ“ فعل لازم ہیں، کیونکہ صرف فاعل (الْحَقُّ اور الْبَاطِلُ) کے استعمال سے بات مکمل ہو گئی ہے، مفعول کی ضرورت نہیں پڑی۔

**فعل متعدی (Transitive) :** وہ فعل ہے جس میں فاعل کے علاوہ مفعول کا لانا بھی ضروری ہو۔ مثلاً : صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ۔ ”صَرَفَ“ فعل متعدی ہے کیونکہ وہ مفعول (قُلُوبُهُمْ) کا تقاضا کرتا ہے اور اس کے بغیر جملہ مکمل نہیں ہو سکتا۔

فائدہ : فعل لازم اور متعدی میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ لازم میں کام کے ”ہونے“ کا ذکر ہوتا ہے جب کہ فعل متعدی میں کام ”کرنے“ کا۔

## مشق

درج ذیل مختلف افعال میں سے فعل لازم اور متعدی کی پہچان کریں، نیز صیغے بھی بتائیں !

فعل	صیغہ	لازم / متعدی
قَتَلْتُ	-----	-----
فَرَحُوا	-----	-----
يَاكُلَانِ	-----	-----
يَجْمَعُ	-----	-----
صَلَحَ	-----	-----
أَخَذْنَا	-----	-----
يُعْبُدُونَ	-----	-----
رَأَيْتُمْ	-----	-----

## فعل معروف - فعل مجہول

**فعل معروف (Active Voice) :** اس فعل کو کہتے ہیں جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو اور فاعل معلوم ہو۔  
 مثلاً : خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ۔ اس آیت میں فعل ”خَلَقَ“ کی نسبت فاعل ”اللَّهُ“ کی طرف ہے۔  
**فعل مجہول (Passive Voice) :** جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اور فعل کی نسبت مفعول کی طرف کر دی گئی ہو  
 اُسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ مثلاً : خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا۔ اس آیت میں فاعل موجود نہیں ہے اور فعل کی نسبت مفعول (الْإِنْسَانُ) کی طرف کر دی گئی ہے، لہذا خُلِقَ فعل مجہول کہلائے گا۔  
 قواعد :

- (۱) فعل ماضی مجہول کا وزن ”فُعِلَ“ اور مضارع مجہول کا وزن ”يُفْعَلُ“ ہے۔ دونوں کی گردان حسب سابق بنے گی۔
- (۲) فعل مجہول کا فاعل نہیں ہوتا اور مفعول اس کی جگہ لے لیتا ہے، اس لیے اسے ”نائب فاعل“ کہا جاتا ہے۔ لہذا فاعل کے تمام قواعد نائب فاعل پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ یعنی فاعل کی طرح نائب فاعل کی بھی اعرابی حالت نفی ہوگی۔ مثلاً : ذُكِرَ اللَّهُ، وَضِعَ الْكِتَابُ
- (۳) فاعل کی طرح نائب فاعل بھی ضمیر کی شکل میں پوشیدہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً : يَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ

### مشق

درج ذیل افعال ماضی اور مضارع کو مجہول بنا کر گردان مکمل کریں !

خَلَقَ ، نَصَرَ ، قَتَلَ ، يَقْتُلُ ، يَعْلَمُ ، يَرْزُقُ

## آیات

- (۱) مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ (البقرة: ۲۵۵)
- (۲) قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُم اِذْ تَدْعُونَ ۝ اَوْ يَنْفَعُونَكُم اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ (الشعراء: ۷۳، ۷۴)
- (۳) اَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۝ اَنْتُمْ تَزْرَعُونَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (الواقعه: ۶۳، ۶۴)
- (۴) اللّٰهُ يَسْطُرُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ (الرعد: ۲۶)
- (۵) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَ اِلَى السَّمٰوٰتِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ (التاٰه: ۱۷، ۲۰)
- (۶) قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سْتَكْبَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ (الاعراف: ۱۸۸)
- (۷) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ (عمر: ۱۷) (۸) وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ (الرحمن: ۶)
- (۹) اِنَّمَا تُوعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ (المرسلات: ۷)
- (۱۰) وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَيْئًا (النحل: ۷۳)
- (۱۱) يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوْهِهِمْ (القدر: ۴۸)
- (۱۲) وَلَيُنْصَرْنَ اللّٰهُ مِنْ يُّنْصَرُهٗ (الحج: ۴۰) (۱۳) فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا (الانبیاء: ۴۷)

- (۱۴) ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (النکاح : ۸)
- (۱۵) سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا (الطلاق : ۷)
- (۱۶) إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (الانفال : ۲)
- (۱۷) يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ (المائدہ : ۱۰۹)
- (۱۸) يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ (الزمر : ۳۱)

### احادیث

- (۱) نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا
- (۲) لَئِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ  
أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (متفق علیہ)
- (۳) ——— وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ “قَالَ قَائِلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا الْوَهْنُ ؟ قَالَ : ” حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ “ (سنن ابی داؤد/تتبعی)
- (۴) مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا ، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ (صحیح مسلم)
- (۵) تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ ، لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمُ بِهِمَا : كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ (الموطأ)



## الدرس الواحد والثلاثون

## ثلاثی مجرد - ثلاثی مزید فیہ

کسی بھی فعل کا مادہ کم از کم تین حرفی ہوتا ہے اور تین حرفی مادے سے بننے والے فعل کو ”ثلاثی“ کہتے ہیں۔  
حروف کی تعداد کے لحاظ سے ”فعل ثلاثی“ کی دو قسمیں ہیں : (۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ

(۱) ثلاثی مجرد :

بنیادی طور پر ہر فعل میں عموماً تین حروف اصلی ہوتے ہیں، جنہیں مادہ (Root) کہا جاتا ہے۔ اگر کسی فعل ماضی کے پہلے صیغے (واحد مذکر غائب) میں صرف تین حروف ہوں تو ایسے فعل کو ”ثلاثی مجرد“ کہتے ہیں۔ مثلاً :

كَسَبَ ، نَزَلَ ، حَرَجَ ، شَهِدَ ، بَلَغَ

(۲) ثلاثی مزید فیہ (Triplet with Additional Letter) :

اگر کسی فعل ماضی کے پہلے صیغے میں تین حروف سے کوئی زائد حرف (Additional Letter) آجائے تو ایسے فعل کو ”ثلاثی مزید فیہ“ کہتے ہیں۔ یہ زائد حرف ”ثلاثی مجرد“ کے معنی میں ایک طرح کا اضافہ یا ترمیم کر دیتے ہیں۔

درج ذیل نقشہ ملاحظہ فرمائیں !

ثلاثی مجرد	ثلاثی مزید فیہ	زائد حرف/حروف
نَزَلَ (وہ اتر۔)	أَنْزَلَ (اس نے اتارا۔)	أ — — —
قَتَلَ (اس نے قتل کیا۔)	قَاتَلَ (اس نے جنگ کی۔)	— ا — —
كَسَبَ (اس نے کمایا۔)	اِكْتَسَبَ (محنت سے کمایا۔)	ا — ت — —
صَبَرَ (اس نے پھیرا۔)	اِنْصَرَفَ (وہ پھر گیا۔)	ا ن — — —
عَفَرَ (اس نے بخش دیا۔)	اِسْتَعْفَرَ (بخشش طلب کی۔)	ا س ت — —
قَطَعَ (اس نے کاٹا۔)	قَطَعَ (ٹکڑے ٹکڑے کیا۔)	— ط — —

نوٹ : ثلاثی مزید فیہ کی مکمل گردان بنانے کے وہی قواعد ہیں جو ثلاثی مجرد کے ہیں۔

## مشق

(۱) درج ذیل مختلف افعال میں سے ”ثلاثی مجرد“ اور ”ثلاثی مزید فیہ“ کی پہچان کریں۔

اَسْلَمَ	وہ مسلمان ہوا۔	سَبَّحَ	اس نے تسبیح کی۔
اَرْسَلَ	اس نے بھیجا۔	هَاجَرَ	اس نے ہجرت کی۔
صَدَّقَ	اس نے سچ کہا۔	دَخَلَ	وہ داخل ہوا۔
سَخَّرَ	اس نے مسخر کیا۔	تَبَسَّمَ	وہ مسکرایا۔
اَصْلَحَ	اس نے درست کیا۔	كَذَّبَ	اس نے جھوٹ بولا۔
اِسْتَكْبَرَ	اس نے تکبر کیا۔	تَعَامَلَ	اس نے معاملہ کیا۔
تَقَابَلَ	وہ مقابلے میں آیا۔	اِجْتَهَدَ	اس نے بہت کوشش کی۔
قَبِلَ	اس نے قبول کیا۔	اِسْتَنْصَرَ	اس نے مدد طلب کی۔
عَمِلَ	اس نے عمل کیا۔	اِنْفَجَرَ	وہ پھوٹ پڑا۔
سَلِمَ	وہ سلامت رہا۔	تَصَدَّقَ	اس نے صدقہ کیا۔
اَنْفَقَ	اس نے خرچ کیا۔	ضَحِكَ	وہ ہنسا۔
صَبَرَ	اس نے صبر کیا۔	جَاهَدَ	اس نے جہاد کیا۔

(۲) صیغے حل کریں، نیز ثلاثی مجرد اور ثلاثی مزید فیہ کی پہچان کریں !

افعال	صیغے	ثلاثی مجرد/ثلاثی مزید فیہ
تَفَرَّقُوا	_____	_____
اَرْسَلْنَا	_____	_____
يُعَلِّمَانِ	_____	_____
كَلَّمَ	_____	_____
نَفَذْتُ	_____	_____
نَسِيتُمْ	_____	_____
اَنْعَمْتُ	_____	_____

## الدرس الثانی والثلاثون

## ثلاثی مجرد کے ابواب

ثلاثی مجرد کے بعض مادوں میں تو ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں اور بعض مادوں

میں مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً :

نمبر شمار	وزن	مثال	علامت
۱	فَعَلَ	يَنْصُرُ	ن
۲	فَعَلَ	يَضْرِبُ	ض
۳	فَعَلَ	يَفْتَحُ	ف
۴	فَعَلَ	يَسْمَعُ	س
۵	فَعَلَ	يَحْسِبُ	ح
۶	فَعَلَ	يَكْرُمُ	ك

اس طرح ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے افعال ”ثلاثی مجرد“ کے چھ گروپ بنتے ہیں اور ہر

گروپ ایک ”باب“ کہلاتا ہے۔ ثلاثی مجرد کے کل چھ ابواب ہیں۔ کسی ثلاثی مجرد فعل کا باب متعین کرنے کے لیے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کو دیکھا جاتا ہے۔

(۱) وہ تمام افعال جن کے ماضی میں عین کلمہ پر فتح اور مضارع کے عین کلمہ پر ضمہ ہو، ایک باب کے تحت آئیں گے۔

اس باب کی شناخت کے لیے نَصَرَ يَنْصُرُ کو پیش کیا جاتا ہے جس کی علامت (ن) ہے۔ مثلاً :

عَبَدَ يَعْبُدُ ، خَلَقَ يَخْلُقُ ، شَكَرَ يَشْكُرُ

- (۲) جن افعال کا عین کلمہ ماضی میں مفتوح اور مضارع میں مکسور ہو، وہ تمام باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کے تحت آئیں گے جس کی علامت (ض) ہے۔ مثلاً : صَبَرَ یَصْبِرُ ، غَفَرَ یَغْفِرُ ، عَقَلَ یَعْقِلُ
- (۳) اسی طرح وہ تمام افعال جن کے ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہو، وہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ کے تحت آئیں گے جس کی علامت (ف) ہے۔ مثلاً : رَكَعَ یُرْكَعُ ، قَرَأَ یَقْرَأُ ، قَطَعَ یَقْطَعُ
- (۴) جن افعال کے ماضی میں عین کلمہ مکسور اور مضارع میں مفتوح ہو، وہ سب باب سَمِعَ یَسْمَعُ کے تحت آئیں گے جس کی علامت (س) ہوگی۔ مثلاً : حَفِظَ یَحْفَظُ ، تَبَعَ یَتَّبِعُ ، عَلِمَ یَعْلَمُ
- (۵) وہ تمام افعال جن کے ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہو، وہ باب حَسِبَ یَحْسِبُ کے تحت آئیں گے۔ اس باب کی علامت (ح) ہے۔ مثلاً : حَسِبَ یَحْسِبُ
- (۶) جن افعال کے ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مضموم ہو، وہ تمام باب كَرُمَ یَكْرُمُ کے تحت آئیں گے۔ اس کی علامت (ك) ہے۔ مثلاً : قَرُبَ یَقْرُبُ ، حَسُنَ یَحْسُنُ ، ضَعُفَ یَضْعُفُ
- نوٹ : مذکورہ ابواب میں سے پہلے چار ابواب سب سے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ پانچواں باب (حَسِبَ یَحْسِبُ) تقریباً ناپید ہے جب کہ چھٹا باب (كَرُمَ یَكْرُمُ) بہت کم استعمال ہوتا ہے۔

## مشق

ا۔ باب پہچان کر درج ذیل افعال ماضی کے مضارع بنائیں !

باب نصر :

رَزَقَ ----- طَلَبَ ----- كَفَرَ ----- ذَكَرَ ----- قَتَلَ -----  
حَكَمَ ----- تَرَكَ ----- بَلَغَ ----- صَدَقَ ----- حَرَتْ -----

## باب ضرب :

مَلَكٌ ----- كَذَبَ ----- هَلَكَ ----- نَزَلَ ----- سَرَقَ -----  
 عَدَلَ ----- حَمَلَ ----- عَرَفَ ----- كَسَرَ ----- غَلَبَ -----

## باب فتح :

ذَهَبَ ----- نَجَعَ ----- مَنَعَ ----- بَعَثَ ----- بَحَثَ -----  
 دَفَعَ ----- سَالَ ----- بَدَأَ ----- جَحَدَ ----- سَحَرَ -----

## باب سمع :

شَرِبَ ----- ضَحِكَ ----- كَرِهَ ----- قَبِلَ ----- حَزِنَ -----  
 شَهِدَ ----- مَرَضَ ----- فَهِمَ ----- لَبِثَ ----- لَيْسَ -----

## باب كرم :

كَبُرَ ----- كَثُرَ ----- ثَقُلَ ----- طَهُرَ ----- شَعُرَ -----

## الدرس الثالث والثلاثون

## ابواب ثلاثی مزید فیہ

(Triplet With Additional Letters)

ثلاثی مزید فیہ دراصل ثلاثی مجرد کے شروع یا درمیان میں بعض حروف کے اضافے سے بنتا ہے۔ ثلاثی مزید فیہ کے زیادہ استعمال ہونے والے آٹھ ابواب ہیں۔ بعض ابواب صرف ایک حرف زائد کے اضافے سے بنتے ہیں، بعض دو حرفوں کے اضافے سے اور بعض تین حروف کے اضافے سے۔ تمام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) ایک حرف کے اضافے سے بننے والے ابواب :

نمبر شمار	ماضی	مضارع	نام باب / مصدر	کیفیت
(۱)	وزن مثال	أَفْعَلُ أَكْرَمَ	إِفْعَالُ إِكْرَامُ	ماضی کے پہلے صیغے میں فاء کلمہ کو ساکن کر کے شروع میں ”ہمزہ مفتوحہ“ کا اضافہ
(۲)	وزن مثال	فَعَّلَ صَرَّفَ	تَفْعِيلُ تَصْرِيفُ	ماضی کے صیغہ کلمہ کو مشدود (ء) کرنے سے
(۳)	وزن مثال	فَاعِلٌ جَاهَدَ	مُفَاعَلَةٌ مُجَاهَدَةٌ	ماضی کے فاء کلمہ کے بعد ”الف“ کے اضافے سے

(۲) دو حروف کے اضافے سے بننے والے ابواب :

(۴)	وزن مثال	تَفَعَّلَ تَقَبَّلَ	تَفَعُّلٌ تَقَبُّلٌ	فعل ماضی کے شروع میں ”ت“ کے اضافے اور صیغہ کلمہ کو مشدود (ء) کرنے سے
(۵)	وزن مثال	تَفَاعَلَ تَطَاهَرُ	تَفَاعُلٌ تَطَاهُرٌ	فعل ماضی کے شروع میں ”ت“ اور فاء کلمہ کے بعد ”الف“ کا اضافہ
(۶)	وزن مثال	اِفْتَعَلَ اِكْتَسَبَ	اِفْتِعَالٌ اِكْتِسَابٌ	فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسورہ اور فاء کلمہ کے بعد ”ت“ کا اضافہ
(۷)	وزن مثال	اِنْفَعَلَ اِنْصَرَفَ	اِنْفِعَالٌ اِنْصِرَافٌ	فعل ماضی کے شروع میں ”اِن“ کا اضافہ

(۳) تین حروف کے اضافے سے بننے والا باب :

(۸)	وزن	اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	اِسْتَفْعَلْتُ	فعل ماضی کا فاء کلمہ ساکن کر کے
	مثال	اِسْتَعْفَرَ	يَسْتَعْفِرُ	اِسْتَعْفَارُ	شروع میں ”اِسْتُ ت“ کا اضافہ

فائدہ :

- (۱) باب مفاعله کے مصدر کا ایک وزن فِعَالٌ بھی ہے۔ مثلاً : قِتَالٌ، جِهَادٌ، حِسَابٌ، عِقَابٌ یہ تمام الفاظ باب مفاعله کے مصادر ہیں ان کے فعل ماضی علی الترتیب یہ ہیں: قَاتَلَ، جَاهَدَ، حَاسَبَ، عَاقَبَ
- (۲) باب افعال کے سوا دوسرے ابواب کا ہمزہ وصلی ہے جو پچھلے لفظ سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں ساکت (Silent) ہو جاتا ہے۔ مثلاً : وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً۔ اَبَى وَاسْتَكْبَرَ، وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ

ثلاثی مزید فیہ میں ماضی معروف سے مجہول بنانے کا قاعدہ :

- (۱) آخری حرف اپنی پہلی شکل پر برقرار رہے گا۔ (۲) آخری سے پہلے حرف کو کسرہ دیں گے۔
- (۳) ساکن حرف بھی اپنی پہلی حالت پر رہے گا۔ (۴) باقی تمام حروف پر ضمہ آئے گا۔

مثلاً : أَخْرَجَ سے أُخْرِجَ اور تَقَبَّلَ سے تُقَبَّلُ

فائدہ : ماضی معروف کو مجہول بناتے وقت باب مفاعله اور تفاعل کا الف ”واو“ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ باقی تمام

حروف پہلی حالت پر برقرار رہیں گے۔ مثلاً : بَارَكَ سے بُورِكَ۔ قَاتَلَ سے قُوتِلَ

مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ :

- (۱) علامت مضارع اگر مضموم نہ ہو تو اسے ضمہ دیا جائے گا۔

- (۲) آخری سے پہلے حرف پر اگر فتح نہ ہو تو اسے فتح دیا جائے گا۔ مثلاً :

يُبْدِلُ سے يُبَدَّلُ، يُحَاسِبُ سے يُحَاسَبُ، يَتَقَبَّلُ سے يُتَقَبَّلُ

فائدہ : ثلاثی مزید فیہ کے جو حروف ف ع ل کے وزن میں ہوں، وہ اصلی حروف (مادہ / Raw Material)

کہلاتے ہیں اور باقی کو زائد حروف کہا جاتا ہے۔

## مشق

(۱) درج ذیل افعال ماضی اور مضارع کی مکمل گردان بنائیں، نیز باب بتائیں!

أَحْسَنَ ، يُكَذِّبُ ، نَافَقٌ ، يَنْقَلِبُ ، تَبَسَّمَ ، يَجْتَنِبُ

(۲) درج ذیل افعال کو مجہول بنائیں!

أَرْسَلَ - يَبْعَثُونَ - يُطْعِمُ - أَحْبَبْتُمْ - نَادَى - يَسْتَعْتِبُونَ - ذَلَّلْتُ - مَزَّقْتُمْ - اسْتَهْزَأَ

(۳) درج ذیل افعال کی مطلوبہ وضاحت کریں جس طرح مثال میں ہے!

الفاظ	فعل	صیغہ	باب	اصلی حروف
مثال : أَسْلَمْتُ	ماضی	واحد متکلم	افعال	س ل م
أَفْلَحَ	-----	-----	-----	-----
يُسَبِّحُونَ	-----	-----	-----	-----
حَاسِبُنَا	-----	-----	-----	-----
اقْتَرَبَ	-----	-----	-----	-----
تَتَفَكَّرُونَ	-----	-----	-----	-----
انْكَدَرَ	-----	-----	-----	-----
نَزَّلْنَا	-----	-----	-----	-----



## الدرس الرابع والثلاثون

## ثلاثی مزید فیہ کے ابواب اور ان کی خاصیات

باب	خاصیت	ثلاثی مجرد	ثلاثی مزید فیہ
أَفْعَالٌ	متعدی بنانا	ضَلَحَ ١ (درست ہونا) حَسُنَ ٢ (اچھا ہونا)	أَضْلَحَ يُضْلِحُ اضْلَاحٌ (درست کرنا) أَحْسَنَ يُحَسِّنُ إِحْسَانٌ (اچھا کرنا)
تَفْعِيلٌ	متعدی بنانا/ تدریج مبالغہ اہتمام	نَزَلَ ٣ (اُترنا) قَطَعَ ٤ (کاٹنا) عَلِمَ ٥ (جاننا)	نَزَّلَ يُنْزِلُ نَزْلًا (آہستہ آہستہ اُتارنا) قَطَعَ يَقْطَعُ تَقْطِيعٌ (کٹڑے کٹڑے کرنا) عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيمٌ (اہتمام سے/ آہستہ آہستہ سکھانا)
مُفَاعَلَةٌ	اشتراک مبالغہ	قَاتَلَ ٦ (مار ڈالنا) جَاهَدَ ٧ (کوشش کرنا)	قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةٌ/ قِتَالٌ (جنگ کرنا) جَاهَدَ يُجَاهِدُ مُجَاهَدَةٌ/ جِهَادٌ (پوری طاقت صرف کرنا/ بہت زیادہ کوشش کرنا)
تَفَعُّلٌ	مبالغہ و لزوم تدریج و اہتمام	قَطَعَ ٨ (کاٹنا) عَلِمَ ٩ (جاننا)	تَقَطَّعَ يَتَقَطَّعُ تَقَطُّعٌ (پاش پاش ہونا) تَعَلَّمَ يُتَعَلَّمُ تَعَلُّمٌ (آہستہ آہستہ/ اہتمام سے سیکھنا)
تَفَاعُلٌ	عظمت و مبالغہ اشتراک	بَارَكَ ١٠ (نیک بخت ہونا) سَأَلَ ١١ (مانگنا/ سوال کرنا)	تَبَارَكَ يُتَبَارَكُ تَبَارُكٌ (بہت زیادہ برکت والا ہونا) تَسَاءَلُوا يُتَسَاءَلُونَ تَسَاءُلٌ (ایک دوسرے سے سوال کرنا)
إِفْتِعَالٌ	مبالغہ اہتمام اشتراک	قَرَّبَ ١٢ (قریب آنا/ ہونا) سَمِعَ ١٣ (سننا) قَتَلَ ١٤ (قتل کرنا)	إِقْتَرَبَ يُقْتَرِبُ إِقْتِرَابٌ (نہایت قریب آنا) إِسْتَمَعَ يُسْتَمَعُ اسْتِمَاعٌ (غور سے سننا) إِقْتَتَلَ يُقْتَتِلُ إِقْتِتَالٌ (باہم لڑنا)
إِنْفِعَالٌ	لزوم	صَرَفَ ١٥ (پھیرنا)	إِنْصَرَفَ يُنْصَرَفُ انْصِرَافٌ (پھرنا)
اسْتِفْعَالٌ	طلب ماخذ	غَفَرَ ١٦ (بخشنا)	اسْتَغْفَرَ يُسْتَغْفَرُ اسْتِغْفَارٌ (معفرت طلب کرنا)

## آیات

- (۱) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (المائدہ: ۳)
- (۲) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ  
الَّذِي الْخَصَامُ (البقرہ: ۲۰۴)
- (۳) نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ (آل عمران: ۳)
- (۴) وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ (البقرہ: ۳۰)
- (۵) وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (العنکبوت: ۶۹)
- (۶) إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ (الانبیاء: ۹۰)
- (۷) أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا (محمد: ۲۴)
- (۸) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا (آل عمران: ۳۷)
- (۹) كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ (المائدہ: ۷۹)
- (۱۰) فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (الاعراف: ۱۹۰)
- (۱۱) اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القدر: ۱)
- (۱۲) قَالَ يَمُوسَى إِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَأْتِمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ (القصص: ۲۰)
- (۱۳) وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى فَبَشِّرْ عِبَادِهِ  
الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ  
أُولُو الْأَلْبَابِ (الزمر: ۱۷-۱۸)
- (۱۴) إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ (الانفطار: ۱)

- (۱۵) ثُمَّ انْصَرَفُوا ۖ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ (التوبة: ۱۲۷)
- (۱۶) لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (النمل: ۴۶)
- (۱۷) فَأَنْطَلَقَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا آتَيَا عَلَىٰ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلِهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا (الكهف: ۷۷)
- (۱۸) مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ (البقرة: ۲۶۱)

### احادیث

- (۱) أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ (جامع الترمذی)
- (۲) مَنْ تَسَمَّعَ حَدِيثَ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح بخاری)
- (۳) ..... وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (صحیح مسلم)
- (۴) إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ كُلُّهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ (صحیح مسلم)

## الدرس الخامس والثلاثون

## نواصب المضارع

## فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف

اسم کی طرح فعل مضارع بھی اعرابی حالتیں قبول کرتا ہے اور اس کی اعرابی حالتیں بھی تین ہیں۔

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ

سبق نمبر 27 میں فعل مضارع کی جو گردان آپ نے پڑھی، وہ اس کی رفعی حالت / اصلی حالت (Original

Form) ہے۔ کچھ حروف ایسے ہیں، جو فعل مضارع سے پہلے آجائیں تو اس کی حالت نصبی ہو جاتی ہے، جب کہ بعض

حروف کی وجہ سے جزمی حالت ہو جاتی ہے۔ ذیل میں نصب دینے والے حروف کا ذکر کیا جاتا ہے۔

قواعد :

(۱) جن پانچ صیغوں کے آخر پر ضمہ آتا ہے، ان پر نصبی حالت میں فتح آئے گا۔

(۲) جن سات صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے، ان کا نون حذف ہو جائے گا۔

(۳) جمع مؤنث (غائب و حاضر) میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف: اَنْ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ

(۱) اَنْ (کہ) جیسے: اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا اَشْرِكْ بِهِ (الرعد: ۳۶)

(۲) لَنْ (ہرگز نہیں): یہ حرف فعل مضارع میں تاکید نفی کا مفہوم پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے:

لَنْ نُّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ (البقرة: ۶۱)

(۳) كَيْ (تاکہ): یہ حرف کسی سابقہ فعل کی غرض و غایت اور سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

فَرَجَعْنَاكَ اِلَىٰ اٰمِلِكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ (طہ: ۴۰)

(۴) اِذْنِ (تب) : یہ حرف کسی کام کا نتیجہ ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں فعل مضارع کے ساتھ اس کے استعمال کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

فائدہ :

- (۱) گزشتہ حروف کی موجودگی میں فعل مضارع کا ترجمہ عموماً زمانہ مستقبل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔
- (۲) مذکورہ حروف کے علاوہ بھی بعض حروف کی موجودگی میں فعل مضارع نصی حالت میں ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں :

(۱) حَتَّى (یہاں تک کہ) مثلاً :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء : ۶۵)

(۲) لِ (لام کئی) مثلاً :

وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرِ مَاءً ثَجَّاجًا ۖ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا (النبا : ۱۴، ۱۵)

## الدرس السادس والثلاثون

## جواز م المضارع

### فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف

فعل مضارع کی جزی حالت ہو تو درج ذیل تبدیلیاں ہوتی ہیں :

- i ضمہ والے صیغوں کے آخر میں سکون آئے گا۔ مثلاً : يَفْعَلُ سے يَفْعَلُ
  - ii اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ حذف ہو جائے گا۔ مثلاً : تَدْعُو سے تَدْعُ
  - iii جن صیغوں میں نون اعرابی آتا ہے ان کا نون حذف ہو جاتا ہے۔ مثلاً : تَقْتُلُونَ سے تَقْتُلُوا
- جزم دینے والے حروف : لَمْ ، لَمَّا ، لِ (لام امر) لَا (لائی نہی)
- (۱) لَمْ (نہیں) : یہ حرف عمومی نفی کا معنی دیتا ہے اور فعل مضارع کو ماضی منفی بنا دیتا ہے۔ مثلاً :  
وَلَمْ تُؤْمِنُ قُلُوبُهُمْ (المائدہ : ۴۱)
  - (۲) لَمَّا (ابھی تک نہیں) : یہ لفظ زمانہ گفتگو تک کی نفی کرتا ہے۔ مثلاً :  
وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ (التوبہ : ۱۶)
  - (۳) لِ (چاہیے کہ) : اس لام کو ”لام امر“ کہتے ہیں، جس سے فعل مضارع میں امر کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً :  
فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ (یس : ۲۳)
  - (۴) لَا (لائی نہی) : اس سے فعل مضارع میں کسی کام سے روکنے کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً :  
لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ (لقمن : ۱۳)
  - (۵) حروف شرط : مذکورہ بالا حروف کے علاوہ چند حروف مزید ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ انہیں  
”حروف شرط“ کہتے ہیں : إِنْ ، مَا ، مَنْ ، أَيْنَمَا

اگر شرط کے جواب اور نتیجے میں بھی فعل مضارع آجائے تو وہ بھی حالتِ جزم میں ہوگا۔

- (۱) اِنْ (اگر) : اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ (المائدہ : ۱۱۸)
- (۲) مَا (جو/غیر عاقل کے لیے) : وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ (البقرہ : ۱۹۷)
- (۳) مَنْ (جو/عاقل کے لیے) : فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (الزلزال : ۷)
- (۴) اَيْنَمَا (جہاں بھی) : اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمْ الْمَوْتُ (النساء : ۷۸)

### مشق

- (۱) درج ذیل افعال مضارع کی اعرابی حالت بتائیں !  
 لِيَغْفِرَ ، فَلْيَنْظُرْ ، لَمْ يَفْعَلُوا ، لَنْ تَنَالُوا ، لِيُخْرِجُوا  
 لَا تَسْتَعْجِلُوا ، نَعْلَمُ ، لِيُبَيِّنَ ، لَا يَعْلَمُونَ ، لَا يَسْخَرُ

## الدرس السابع والثلاثون

## فعل امر

فعل امر، فعل مضارع سے بنتا ہے۔ غائب کے صیغوں سے فعل امر غائب اور حاضر کے صیغوں سے فعل امر حاضر۔ غائب کے صیغوں کے شروع میں ”لام امر“ کا اضافہ کیا جاتا ہے جس کا ذکر گزشتہ سبق میں گزر چکا ہے۔ البتہ فعل امر حاضر کا قاعدہ اس سے مختلف ہے جس کا ذکر سطور ذیل میں کیا جاتا ہے۔

فعل امر حاضر بنانے کا قاعدہ :

- (۱) فعل امر حاضر فعل مضارع کے حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے۔
- (۲) علامت مضارع حذف کر کے واحد مذکر کے آخر میں جزم دی جاتی ہے۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ گر جاتا ہے۔
- (۳) علامت مضارع حذف کرنے کے بعد اگر پہلا حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔
- (۱) اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ پر بھی ضمہ آئے گا۔ مثلاً : تَنْصُرُ سے اَنْصُرُ - تَعْبُدُ سے اُعْبُدُ
- (۲) عین کلمہ اگر مضموم نہ ہو تو ہمزہ پر کسرہ آئے گا۔ مثلاً : تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ - تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ
- (۳) باب افعال کے فعل امر میں ہمزہ پر فتح آئے گا۔ مثلاً : تُحْسِنُ سے اَحْسِنْ - تُبْلَغُ سے اَبْلَغْ
- (۴) جن صیغوں میں نون اعرابی ہو، وہ حذف ہو جائے گا۔

فعل امر غائب اور فعل امر حاضر کی علیحدہ علیحدہ گردانیں ملاحظہ فرمائیں :

فعل امر غائب :

جنس / عدد	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	لِيَنْصُرْ	لِيَنْصُرَا	لِيَنْصُرُوا
مؤنث	لَتَنْصُرْ	لَتَنْصُرَا	لَتَنْصُرْنَ



فعل امر حاضر :

جنس	عدد	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر		أَنْصُرْ	أَنْصُرَا	أَنْصُرُوا
مؤنث		أَنْصُرِي	أَنْصُرَا	أَنْصُرْنَ

فائدہ :

- (۱) باب افعال کے فعل امر کا ہمزة ”ہمزة القطع“ کہلاتا ہے جب کہ بقیہ تمام افعال کا ہمزة ”ہمزة الوصل“ کہلاتا ہے۔ ہمزة القطع ہر صورت میں پڑھا جاتا ہے۔ مگر ہمزة الوصل پچھلے کلمے سے ملا کر پڑھنے کی صورت میں پڑھنے میں نہیں آتا (Silent ہو جاتا ہے)۔ مثلاً :

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ (الحجر: ۹۴)

- (۲) باب تفعیل، مفاعلة، تفعّل اور تفاعل سے فعل امر بناتے ہوئے ہمزة کا اضافہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ علامت مضارع بنانے کے بعد پہلا حرف ساکن نہیں ہوتا۔ مثلاً :

تُبَلِّغْ سے بَلِّغْ .... تُجَاهِدْ سے جَاهِدْ .... تَتَقَبَّلْ سے تَقَبَّلْ .... تَتَجَاوَزْ سے تَجَاوَزْ

## مشق

- (۱) کلمات ذیل سے فعل امر غائب بنائیں اور گردان مکمل کریں !

يَضْرِبُ ، يَشْرَبُ ، يَتَوَكَّلُ ، يَعْبُدُ

- (۲) درج ذیل کلمات سے فعل امر حاضر بنائیں اور گردان مکمل کریں !

تُسْتَغْفِرُ ، تَعْلَمُ ، تَجْتَنِبُ ، تُسَبِّحُ

## الدرس الثامن والثلاثون

## فعل نہی

جس فعل سے کسی کام کی ممانعت معلوم ہو یعنی اس میں کام سے روکنے کا حکم پایا جائے یا نہ کرنے کی التجا پائی جائے اُسے فعل نہی کہتے ہیں۔ مثلاً: لَا تَضْرِبْ (تو نہ مار!) لَا يَظْلِمُ (وہ ظلم نہ کرے!) قواعد:

فعل امر کی طرح فعل نہی بھی فعل مضارع سے ہی بنتا ہے، مگر اس کا طریقہ فعل امر کی نسبت آسان ہے کہ فعل مضارع کے شروع میں لائے نہی (لَا) کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جس سے فعل مضارع میں چند تبدیلیاں ہوتی ہیں جن کا ذکر سبق نمبر چھتیس (جوازم المضارع) میں گزر چکا ہے۔ فعل نہی غائب اور فعل نہی حاضر کی گردانیں ملاحظہ فرمائیں!

فعل نہی غائب:

جنس / عدد	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	لَا يَظْلِمُ	لَا يَظْلِمَا	لَا يَظْلِمُوا
مؤنث	لَا تَظْلِمُ	لَا تَظْلِمَا	لَا يَظْلِمَنَّ

## فعل نہی حاضر:

جنس / عدد	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	لَا تَقْتُلُ	لَا تَقْتُلَا	لَا تَقْتُلُوا
مؤنث	لَا تَقْتُلِي	لَا تَقْتُلَا	لَا تَقْتُلْنَ

## مشق

(۱) درج ذیل کلمات سے فعل نہی کی گردانیں مکمل کریں!

فعل نہی غائب: لَا يَسْرِقُ ، لَا يَكْذِبُ ، لَا يَسْخَرُ

فعل نہی حاضر: لَا تَقْرُبُ ، لَا تَحْزَنُ ، لَا تَسْتَعْجِلُ

(۲) درج ذیل کلمات کی مطلوبہ وضاحت کریں!

کلمات	فعل	صیغہ	باب
كَانُوا يَفْسُقُونَ	.....	.....	.....
أُرْسِلُ	.....	.....	.....
لَا تَقْصُصْ	.....	.....	.....
لَا يَظْلِمُ	.....	.....	.....
لَا تُصَاحِبْ	.....	.....	.....
أَقْسَمُوا	.....	.....	.....
فَلْيَسْتَأْذِنُوا	.....	.....	.....
لَا يَهْتَدُونَ	.....	.....	.....
أَنْفَحُوا	.....	.....	.....
اتَّبِعْ	.....	.....	.....

## آیات

(۱) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرة : ۱۵۳)

(۲) وَ اذْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبَتُّلاً (الزلزلہ : ۸)

(۳) وَ سَارِعُوْا اِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ

لِلْمُتَّقِيْنَ (آل عمران : ۱۳۳)

(۴) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

عَلِيْمٌ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهُ

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (الحجرات : ۲۱)

(۵) وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِذْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ

عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ (م الحجۃ : ۳۳)

(۶) فَاَعْرَضْ عَنْهُمْ وَ اَنْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنتَظِرُوْنَ (الحجۃ : ۳۰)

(۷) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۚ وَاعْفِرْ لَنَا ۚ

وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ - (البقرہ : ۲۸۶)

(۸) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

(آل عمران: ۸)

(۹) وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ۖ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ

الْعَلِيمُ (البقرة: ۱۲۷)

(۱۰) وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (النساء: ۳۶)

(۱۱) فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ ۚ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۚ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۚ فَأَنْبَتْنَا

فِيهَا حَبًّا ۚ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۚ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۚ وَحَدَّآئِقَ غُلْبًا ۚ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۚ مَتَاعًا

لَكُمْ وَلَنَا نِعَامِكُمْ ۚ (يس: ۳۲-۳۳)

### احادیث:

(۱) اُنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ (متفق علیہ)

(۲) اِرْزُهْدِ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ، وَارْزُهْدِ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ (ابن ماجہ)

(۳) ابْنُ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا صَدْرَكَ غِنًى وَأَسَدًا فَقْرَكَ، وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَكَ يَدَكَ

شُغْلًا وَلَمْ أَسَدًا فَقْرَكَ (احمد/ابن ماجہ)

(۴) لَا تُكْثِرِ الضَّحْكَ؛ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ (الترمذی - احمد)

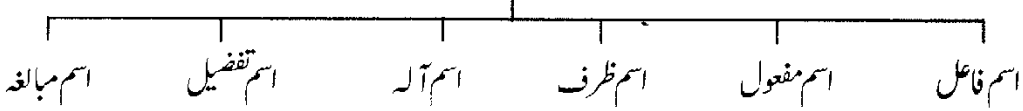
(۵) اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا (متفق علیہ)

## الدرس التاسع والثلاثون

## اسمائے مشتقہ

”اسمائے مشتقہ“ کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے کہ جس طرح فعل، مصدر سے (یا مادے سے) ماخوذ ہوتا ہے اسی طرح یہ اسماء بھی مصدر ہی سے مخصوص اوزان (شکلوں) میں بنائے جاتے ہیں۔ ان اسماء کی تعداد چھ ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

## اسمائے مشتقہ



## (۱) اسم فاعل:

جو لفظ کام کرنے والے کو بتائے یا جس سے کرنے والے کا مفہوم ظاہر ہو، وہ اسم فاعل کہلاتا ہے۔ مثلاً: قَاتِلٌ (قتل کرنے والا)۔ ثلاثی مجرد سے یہ ہمیشہ فاعِل کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

سَامِعٌ، كَاتِبٌ، خَالِقٌ، رَاكِعٌ، سَاجِدٌ، كَافِرٌ، سَاحِرٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع سے علامت مضارع حذف کر کے اس کی جگہ میم مضمومہ (م) لگا دیتے ہیں۔ آخر سے پہلے حرف پر اگر کسرہ نہ ہو تو اسے کسرہ دے کر آخر میں تنوین لگا دیتے ہیں۔ جیسے:

يُشْرِكُ سے مُشْرِكٌ، يُعَلِّمُ سے مُعَلِّمٌ، يُجَاهِدُ سے مُجَاهِدٌ،

يَسْتَنْصِرُ سے مُسْتَنْصِرٌ، يَتَكَلَّمُ سے مُتَكَلِّمٌ، يَتَنَافَسُ سے مُتَنَافِسٌ

## (۲) اسم مفعول:

ایسا اسم جو اس آدمی یا چیز کا نام ہو جس پر کام واقع ہوا ہے۔ جیسے: مَقْتُولٌ (قتل کیا گیا)۔

ثلاثی مجرد سے یہ ہمیشہ مَفْعُول کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً:

مَحْمُودٌ، مَكْتُوبٌ، مَخْلُوقٌ، مَسْحُورٌ، مَلْعُونٌ، مَمْنُونٌ، مَفْتُوحٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع سے علامت مضارع دور کر کے اس کی جگہ میم

مضمومہ (م) لگا دیتے ہیں۔ آخر سے پہلے حرف کو فتح اور آخر میں تین لگا دیتے ہیں۔ جیسے:

يُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ، يُحَمَّدُ سے مُحَمَّدٌ، يُحْتَرِمُ سے مُحْتَرَمٌ، يُخَاطِبُ سے مُخَاطَبٌ

(۳) اسم ظرف:

جو اسم کام کرنے کی جگہ یا وقت کا نام ہو اُسے اسم ظرف کہتے ہیں۔ جیسے: مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ مسجد) یہ ثلاثی مجرد سے مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً:

مَطْعَمٌ، مَكْتَبٌ، مَخْرَجٌ، مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ، مَجْلِسٌ، مَنْزِلٌ

ثلاثی مزید فیہ سے اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر ہی آتا ہے۔

(۴) اسم آلہ:

جو لفظ کسی اوزار یعنی کام کرنے کی چیز کا نام ہو۔ یہ صرف ثلاثی مجرد سے مِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

مِفْتَاحٌ، مِيزَانٌ

(۵) اسم تفضیل:

ایسا اسم جو دو چیزوں کے درمیان صفت کا تقابل کرنے کے لیے یا صفت کا اعلیٰ ترین درجہ بیان کرنے کے لیے استعمال ہو۔ اس کا وزن اَفْعَلٌ ہے۔ جیسے: اَعْلَمُ، اَفْضَلُ، اَحْسَنُ، اَجْمَلُ، اَكْبَرُ، اَصْغَرُ

مذکورہ وزن پر اسم تفضیل بھی صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے۔

(۶) اسم مبالغہ:

فاعل میں معنی یا صفت کی زیادتی یا کثرت کے لیے استعمال ہونے والا لفظ اسم مبالغہ کہلاتا ہے۔ اس کے مشہور اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	مثال	وزن	مثال
فَعَّالٌ :	عَفَّارٌ	فَاعُولٌ :	فَارُوقٌ
فَعِيلٌ :	صَدِيقٌ	فُعُولٌ :	قُدُّوسٌ
فَعُولٌ :	غَفُورٌ	فَعُولٌ :	قَيُّومٌ
فَعِيلٌ :	سَمِيعٌ	فَعَّالَةٌ :	عَلَّامَةٌ

## الدرس الرابعون

منصوبات (1)  
مفعول کی اقسام

چند اسماء جو حالت نصب میں ہوتے ہیں، ان میں مفاعیل بھی آتے ہیں، اُن کا ذکر اس سبق میں کیا جائے گا۔  
”مفاعیل“ مفعول کی جمع ہے اور مفعول کی پانچ اقسام ہیں جو نصی حالت میں ہی ہوتی ہیں، اُن میں سے چار کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے، کیوں کہ قرآن مجید میں وہ بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔

(۱) مفعول بہ :

وہ شخص یا چیز (یعنی اسم) جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ یہ وہی مفعول ہے جس کا ذکر سبق نمبر ۲۲ میں ہوا ہے۔ مثلاً :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(۲) مفعول مطلق :

وہ اسم مصدر جو اپنے ہی فعل کے بعد آئے (یا اس کا مادہ فعل کا ہم معنی ہو)۔ یہ مفعول تین مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے:

(۱) صرف تاکید کے لیے۔ مثلاً : وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا

(۲) فعل کی کیفیت بیان کرنے کے لیے۔ مثلاً : حَاسِبْنَهَا حِسَابًا شَدِيدًا

(۳) تعداد بیان کرنے کے لیے۔ مثلاً : نَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ

(۳) مفعول لہ :

جو اسم مصدر کسی فعل کے بعد اس کا سبب بتانے کے لیے حرف جر کے بغیر استعمال ہو۔ مثلاً :

خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطْرًا وَرِيََاءَ النَّاسِ

(۴) مفعول فیہ :

وہ اسم جو کام کا وقت یا جگہ بتائے۔ مفعول فیہ کا دوسرا نام ”ظرف“ ہے اور ظرف کی دو قسمیں ہیں:



(۱) ظرف زمان (Adverb of Time) :

جس میں وقت کے معنی ہوں۔ مثلاً :

رَبِّ اِنِّی دَعَوْتُ قَوْمِی لَیْلًا وَ نَهَارًا

(۲) ظرف مکان (Adverb of Place) :

جس میں جگہ کے معنی ہوں۔ مثلاً : قَبِلَ اَرْجِعُوا وَرَآئِکُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا

## مشق

آیات و احادیث ذیل میں سے ہر ایک کا ترجمہ کریں اور ان میں مفعول کی اقسام پہچانیں !

(۱) تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا (التحریم : ۸)

(۲) ——— يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْرَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ (غافر: ۴۰)

(۳) وَرَتَّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (المزل : ۴)

(۴) وَانْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً (البقرہ : ۲۲)

(۵) اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَ اَجْرًا عَظِيمًا (الاحزاب : ۲۵)

(۶) سُبْحَنَ الَّذِي اَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا ——— (الاسراء : ۱)

(۷) وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا ——— (التوبہ : ۱۰۶)

(۸) وَ اذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَ اَصِيلًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَ سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (الدھر: ۲۵-۲۶)

(۹) وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ (البقرہ : ۲۰۷)

## الدرس الواحد والاربعون

## منصوبات (2)

اقسام مفعول کے علاوہ بقیہ وہ اسماء جو نصبی حالت میں ہوتے ہیں، اُن کا ذکر درج ذیل سطور میں کیا جاتا ہے۔

(۱) حال : ایسا اسم نکرہ جو فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے۔

فاعل کی حالت کی مثال : الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا

مفعول کی حالت کی مثال : رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا

(۲) تمیز : ایسا اسم نکرہ جو کسی مُبہم (غیر واضح) اور غیر معین چیز کے بعد اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کر دے یا مختلف

پہلوؤں میں سے کسی ایک کو متعین کر دے۔ مثلاً : أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

(۳) مستثنیٰ بالآ : وہ اسم جو الّا کے بعد آئے تاکہ اسے ماقبل کے حکم سے خارج کر دیا جائے۔ یہ اسم عموماً حالتِ نصب

میں ہوتا ہے۔ مثلاً : فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ

(۴) منادٰی مضاف : ایسا اسم جسے پکارا جائے اور وہ مضاف ہو۔ مثلاً : يَا أَهْلَ يَثْرِبَ

(۵) لائے نفی جنس کا اسم : نفی جنس کا لاؤہ ہے جو نکرہ پر داخل ہونے کی وجہ سے پوری جنس کی نفی کرتا ہے۔ لائے نفی

جنس اپنے اسم کو تنوین کے بغیر نصب دیتا ہے۔ مثلاً : لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۶) افعال ناقصہ کی خبر :

چند افعال ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ (مبتدا + خبر) کے شروع میں آتے ہیں اور خبر کو نصبی حالت میں لے جاتے ہیں۔ ان

افعال کو افعال ناقصہ کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ اگر یہ الگ/تہا استعمال ہوں تو ان کا مفہوم نامکمل ہوتا ہے۔ انہیں اپنا مفہوم واضح

کرنے کے لیے دو اسموں (مبتدا اور خبر) کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً :

كَانَ : كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

أَصْبَحَ : فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

ظَلَّ : ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا

## آیات

- (۱) لَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ
- (۲) وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ (الانعام: ۱۱۵)
- (۳) لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنَ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ  
أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ (النساء: ۱۱۳)
- (۴) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ (المائدة: ۱۱۷)
- (۵) فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جُنُومًا (الاعراف: ۷۸)
- (۶) أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ (الزمر: ۳۶)
- (۷) وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا (البقرة: ۵۸)
- (۸) وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ (الاسراء: ۳۱)
- (۹) كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ (القصاص: ۸۸)
- (۱۰) إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَاقُومٌ قِيلًا (الزلزل: ۶)
- (۱۱) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ط
- وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ (البقرة: ۱۶۵)
- (۱۲) فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا (الفرقان: ۵۲)

(۱۳) لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ (یونس: ۶۳)

(۱۴) وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ

وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (الاسراء: ۳۷)

(۱۵) وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا (الفرقان: ۶۳)

(۱۶) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبياء: ۱۰۷)

(۱۷) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا - (الكهف: ۱۰۷)

وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد  
والہ واصحابہ اجمعین.

قرآن - المیزان  
معهم قرآن



پیشکش  
پیشکش  
پیشکش  
پیشکش  
پیشکش



5/3- اسے فیروز پور روڈ،

نور شمس پور ویل پمپ، مڑگ پوٹھی، لاہور۔

فون: 37500205، موبائل: 0300-4870241